نماز میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال

کا

شرعی حکم

مرتب

حضرت مولانا محمد شہاب الدین اشرفی جامعی
خادم الافتاء والتدریس جامع اشرف

ناشر
غوث العالم ایجوکیشنل سوسائٹی، درگاہ کچھوچھا مقدسہ

جامع اشرف

دین ودانش کی ایک مرکزی درسگاہ۔ نونہالان قوم وملت کی عظیم دینی تربیت گاہ۔ تبلیغ دین وسنیت کا ایک عظیم مرکز۔ مخدومی مشن کا منفرد مبلغ۔ محبوب ربانی اعلیٰ حضرت اشرفی میاں قدس سرہٗ کے فیضان کا نتیجہ۔ عالم ربانی مولانا سید احمد اشرف رحمۃ اللہ علیہ کے خوابوں کی تعبیر۔ مخدوم المشائخ مولانا الحاج سید شاہ محمد مختار اشرف اشرفی جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعاؤں کا ثمرہ۔ شیخ اعظم مولانا الحاج سید شاہ محمد اظہار اشرف اشرفی جیلانی سجادہ نشین دامت برکاتہ العالیہ کا عظیم دینی وعلمی کارنامہ جو ولیعہد صاحب سجادہ مولانا الحاج سید شاہ محمود اشرف اشرفی جیلانی کے اہتمام وانصرام میں ترقی کی شاہراہ پرگامزن ہے اور دن بدن اس کی خدمات کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا جارہا ہے۔

اس لئے

اس کے بازؤں کو مضبوط کرنا اور ہر موقع پر اس کا خیال رکھنا ہم سب کا دینی وملی فریضہ ہے............

:-خط وکتابت وترسیل زرکاپتہ:-

(قائد ملت) مولانا الحاج **سید شاہ محمود اشرف اشرفی جیلانی** ناظم اعلیٰ
جامع اشرف ولیعہد سجادہ نشین آستانہ عالیہ اشرفیہ خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکارکلاں کچھوچھہ شریف
ضلع امبیڈکرنگر (یوپی) **224155**

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نماز میں لاؤڈ سپیکر کے استعمال
کا
شرعی حکم

مرتب

حضرت مولانا محمد شہاب الدین اشرفی جامعی
خادم الافتاء والتدریس جامع اشرف

ناشر
غوث العالم ایجوکیشنل سوسائٹی، درگاہ کچھوچھا مقدسہ

کتاب.............نماز میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کا شرعی حکم

مرتب.............حضرت مولانا شہاب الدین اشرفی جامعی

پروف ریڈینگ.........تسنیم کوثر جامعی

صفحات.............۴۸

سن اشاعت.........مارچ ۲۰۰۴ء

تعداد اشاعت.......3000

ناشر.............غوث العالم میموریل ایجوکیشنل سوسائٹی

طباعت...........سمناں پریس لکھنؤ

قیمت.............30/-

Distributer

Maktaba Faizan Ashrafi Jame Asharaf Dargah Kichhauchha Shrif Distt. Faizabad (U.P.)S.T.D.05274-Ph. 276159 Fax 277014

ملنے کے پتے

(۱) کتاب منزل تاتارپور بھاگلپور بہار

(۲) محمد خوشتر اشرفی مقام و پوسٹ ہریوادایا سلکھوا بازار ضلع سہرسا بہار

(۳) محمد اسلم اشرفی 73 بیلیلیس روڈ ٹکیہ پاڑہ ہوڑہ 27679108

(۴) نعمان احمد اشرفی (عطر فروش) نانک واڑی تعلقہ قلم نوری ضلع ہنگولی مہاراشٹر

(۵) غریب نواز کتاب گھر قمر مارکیٹ منصفی سنبھل مرادآباد

(۶) مولانا سید عالمگیر اشرف کیرآف لیاقت اشرفی ناگپور مہاراشٹر

(۷) عبدالرزاق بھائی اُٹاوَلائن ڈپو 40SV روڈ اندھیری ویسٹ ممبئی

(۸) مولانا شہباز انور اشرفی محلہ جھونی استمبرار ضلع پورنیہ بہار

انتساب

مخدوم الاولیاء اعلیٰ حضرت
عظیم البرکت سید شاہ علی حسین اشرفی
میاں رحمۃ اللہ علیہ
مخدوم المشائخ حضرت علامہ مولانا مفتی سید شاہ
مختار اشرف رحمۃ اللہ علیہ
مخدوم العلماء شیخ اعظم حضرت علامہ و مولانا سید شاہ
اظہار اشرف مدظلہ العالی کی طرف اپنے رسالہ
کو منسوب کرتا ہوں جن کے فیضان کرم اور چشم
عنایت سے میں نے اس رسالہ کو مرتب کیا ہے۔

خاکپائے اشرفی
محمد شہاب الدین اشرفی
جامعی

پیش لفظ

ماہنامہ سنی دنیا ناگپور کی انیسویں جلد کے دوسرے شمارہ میں الجامعۃ الاشرفیہ مبارک پور کے مفتی مولانا معراج القادری کا ایک فتویٰ جولائی ۲۰۰۳ء میں شائع ہوا تھا جس میں انھوں نے لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ سنی جانے والی امام کی آواز پر اقتدا کو ناجائز قرار دیا ہے اور اسے جمہور اہلسنت کا اجماعی مسئلہ قرار دیا ہے۔ حالانکہ لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ سنی جانے والی امام کی آواز پر اقتدا کے جواز اور عدم جواز کے بارے میں علماء اہلسنت و جماعت کا شروع ہی سے اختلاف چلا آرہا ہے۔ اس زمانہ میں تحقیق بالغ کے بعد اس آواز پر اقتدا کے جواز کا ثبوت پایۂ اعتماد تک پہونچ گیا ہے اور اس زمانے کے جمہور علماء اہلسنت جواز کے قائل ہیں۔ اور عام اہلسنت کا اسی پر عمل ہے۔ مفتی معراج القادری صاحب کے فتویٰ کے مطابق دنیا کے کروڑوں مسلمانوں کا فاسق ہونا ثابت ہوتا ہے اور ان کا فتویٰ جامع اشرف کے دارالافتاء کے موقف کے خلاف ہے لہٰذا میں نے احباب کے اصرار پر عمل کرتے ہوئے اس رسالہ کو مرتب کیا اور اس کا نام ''نماز میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کا شرعی حکم'' رکھا۔ اس رسالہ میں منکرین جواز کی تمام دلیلوں کا جواب دیا گیا ہے اور ان کے تمام شبہات کو حتی الامکان دور کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ امید ہے کہ یہ رسالہ طالبان حق کی ہدایت کے لئے کافی اور منکرین جواز کے لئے شافی ثابت ہوگا۔

اس رسالہ کو ترتیب دینے میں معتبر و مستند کتابوں سے مدد لی گئی ہے۔ جن میں فتح القدیر، فتاویٰ عالمگیری، ردالمختار، بدائع الصنائع، بخاری شریف، موطا امام محمد، شرح معانی الآثار، ابوداؤد شریف، حاشیہ الصاوی علی الجلالین، الکشف شافیا، فتاویٰ رضویہ اور فتاویٰ نوریہ شامل ہے۔ رب کریم سے دعا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے میں اس رسالے کو مقبول انام بنائے اور ہر طالب حق کو اس کے ذریعہ فائدہ پہونچائے۔ آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

خاکپائے اشرفی
محمد شہاب الدین اشرفی
خادم الافتاء والتدریس
جامع اشرف درگاہ کچھوچھہ شریف
ضلع فیض آباد یو، پی
۱۱؍رجب المرجب ۱۴۲۴ھ
۹؍ستمبر ۲۰۰۳ء

سوال

مسئولہ از محمد عطاء الرحمٰن ساکن اسلام پور، نیراسی پاڑہ وارڈ نمبر ۱۰ پوسٹ دھراجپور ضلع بیر بھوم (بنگال)

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین درج ذیل مسئلہ کے بارے میں۔

(۱) کثیر تعداد میں اگر مصلی ہوں جیسے جمعہ کی نماز، عیدین کی نماز اور تراویح کی نماز تو ایسی صورت میں امام اگر مکبّر کے ساتھ لاؤڈ اسپیکر پر نماز پڑھائے تو شرع کے اعتبار سے درست ہے یا نہیں؟

(۲) رمضان المبارک کے مہینہ میں حافظ قرآن ختم تراویح سنا رہے ہیں۔ لیکن مصلی کی تعداد زیادہ ہونے کے سبب پچھلی صف والے مصلی قرآن پاک کی تلاوت سننے سے محروم رہ جاتے ہیں تو ایسی حالت میں اگر حافظ قرآن لاؤڈ اسپیکر پر ختم تراویح سنائے تو جائز ہے یا نہیں؟ بینوا وتوجروا۔

۷۸۶/۹۲

بعون الملک الوھاب

الجواب

لاؤڈاسپیکر کے ذریعہ امام کی سنی ہوئی آواز پر امام کی اقتدا کے جواز اور عدم جواز کے بارے میں علماء کا اختلاف ہے۔اس اختلاف کا مرجع اصلی یہ قرار پایا ہے کہ لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ دور تک پہونچنے والی آواز بولنے والے کی اصلی آواز ہے یا نہیں۔جن لوگوں کے نزدیک لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ دور تک پہونچنے والی آواز بولنے والے کی اصلی آواز ہے انھوں نے لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ امام کی سنی ہوئی آواز پر امام کی اقتدا کو جائز قرار دیا ہے۔ان کے نزدیک لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ امام کی سنی ہوئی آواز پر حرکات انتقالیہ (رکوع وسجود وغیرہ میں جانے والی حرکتیں) کرنا نماز کو فاسد کرنیوالی نہیں ہے۔وہ لوگ جمعہ،عیدین اور تراویح کی کثیر جماعت میں مشروط طریقے پر لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کے جواز کے قائل ہیں۔جن لوگوں کے نزدیک لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ دور تک پہونچنے والی آواز بولنے والے کی اصلی آواز نہیں ہے بلکہ صدائے بازگشت (ECHO) یا صدائے بازگشت کے مشابہ (RESEMBLING OF ECHO) ہے انھوں نے لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ سنی ہوئی امام کی آواز پر امام کی اقتدا کو ناجائز قرار دیا ہے۔ان لوگوں کے نزدیک لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ سنی جانے والی امام کی آواز پر حرکات انتقالیہ (رکوع وسجود وغیرہ میں جانے والی حرکتیں) کرنا تلقن من الخارج (خارج سے سیکھنا) ہے جو نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔لہٰذا ان لوگوں کے نزدیک کسی بھی نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال کسی صورت میں جائز نہیں ہے۔تحقیق یہ ہے کہ لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ دور تک پہونچنے والی آواز بولنے والے کی اصلی آواز ہے اسے صدائے بازگشت کے مشابہ (RESEMBLING OF ECHO) قرار دینا درست نہیں ہے اگر بالفرض لاؤڈ اسپیکر سے سنی جانے والی آواز کا امام کی اصلی آواز نہ ہونا تسلیم کر لیا جائے تو بھی اس آواز کو

سن کر حرکات انتقالیہ میں امام کی اتباع کرنا نماز کو فاسد نہیں کریگا۔ لاوڈ اسپیکر کے ذریعہ دور تک پہونچنے والی آواز بولنے والے کی آواز ہے یا لاوڈ اسپیکر کی آواز ہے اس کو جاننے کے لئے آواز کی حقیقت کا جاننا ضروری ہے۔ ایک جسم کا دوسرے سے سختی سے ٹکرا کر جدا ہونا جسم میں ارتعاش (VIBRATION) پیدا کرتا ہے اور جسم کا یہ ارتعاش (VIBRATION) جسم سے متصل ہوا میں ایک مخصوص تشکل و تکیف (MORPHOLOGY) کو پیدا کرتا ہے۔ جسم کے ارتعاش (VIBRATION) سے ہوا میں پیدا ہونے والی مخصوص تشکل و تکیف (MORPHOLOGY) کا نام آواز ہے۔ مختلف اجسام کے مختلف طریقے پر ٹکرانے سے اجسام میں ارتعاش (VIBRATION) بھی جداگانہ ہوتا ہے اس جداگانہ ارتعاش (VIBRATION) سے آواز بھی جداگانہ پیدا ہوتی ہے۔ متکلم کی زبان وگلو کے مختلف طریقے پر حرکت کرنے سے متکلم کے منھ کے اندر کی ہوا میں جو مختلف کیفیتیں اور شکلیں بنتی ہیں انہیں الفاظ وکلمات کہا جاتا ہے۔ لیکن سامع کے کان میں بعینہ وہ ہوا نہیں پہونچتی ہے جو متکلم کی زبان وگلو کی مختلف حرکت سے متکلم کے منھ کے اندر آواز کی کیفیت سے مکیف ہوئی تھی اس لئے سامع بعینہ وہ آواز سن نہیں سکتا ہے جو متکلم کی زبان وگلو کی حرکت سے متکلم کے منھ میں پیدا ہوئی تھی بلکہ متکلم کے منھ میں موجود ہوا (جو آواز کی کیفیت سے مکیف ہے) اور سامع کے کان میں موجود ہوا کے درمیان ایک تموجی سلسلہ (WAVED SERIES) پایا جاتا ہے جس کی وجہ سے متکلم کی آواز سامع کے کان میں پہونچتی ہے اگر متکلم کے منھ میں موجود ہوا (جو آواز کی کیفیت سے مکیف ہے) اور سامع کے کان میں موجود ہوا کے درمیان تموجی سلسلہ (WAVED SERIES) نہیں پایا جاتا تو سامع متکلم کی آواز نہیں سن سکتا۔ یہی وجہ ہے کہ اگر متکلم اور سامع کے درمیان اتنا فاصلہ ہو کہ ہوا کا تموجی سلسلہ (WAVED SERIES) برقرار نہیں رہ سکتا ہے تو سامع متکلم کی آواز نہیں سن سکے گا۔ اسی طرح اگر متکلم اور سامع کے درمیان کی

ہوا کا تموجی سلسلہ (WAVED SERIES) کسی دوسری آواز یا عارض کی وجہ سے منقطع (ختم) ہو جائے تو بھی سامع متکلم سے قریب ہونے کے باوجود متکلم کی آواز نہیں سن سکے گا۔ الختصر متکلم کے منھ سے نکلی ہوئی آواز سے مکیف ہوا کا تموجی سلسلہ جہاں تک جائے گا وہاں تک متکلم کی آواز سنی جائے گی۔ اگر کوئی ایسا آلہ موجود ہو جو اس ہوا کے تموجی سلسلہ (WAVED SERIES) کو سینکڑوں میل تک پہونچا دے تو متکلم کی آواز سینکڑوں میل کے فاصلے کے باوجود سنی جائے گی۔ اسی طرح اگر کوئی آلہ ہوا کے تموجی سلسلہ (WAVED SERIES) کی رفتار بڑھا دے تو متکلم کی آواز طویل فاصلہ ہونے کے باوجود بولنے والے کی زبان وگلو کی حرکت سے متصل آن میں سنائی دے گی۔ جیسا کہ امریکہ میں بولنے والے کی آواز سائنسی آلات کے ذریعہ ہزاروں میل کے فاصلہ کے باوجود ہندوستان میں اسی وقت سنائی دیتی ہے۔ حالانکہ ہوا کی معمولی لہر (ORDINARY WAVE) کو امریکہ سے ہندوستان تک پہونچنے کے لئے کئی منٹ کی ضرورت ہے۔ اس کا مشاہدہ بادل کی گرج اور اس کی چمک سے کیا جاتا ہے کہ بادل کی چمک اور اس کی آواز ایک ساتھ پیدا ہوتی ہے لیکن آواز اس کی چمک سے کئی لمحہ بعد سنائی دیتی ہے حالانکہ بادل اور زمین کے درمیان چند میل کا ہی فاصلہ ہوتا ہے۔

جب آواز کی حقیقت واضح ہوگئی تو اب یہ امر تحقیق طلب ہے کہ لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ دور تک پہونچنے والی آواز متکلم کی اصلی آواز ہے یا متکلم کی آواز لاؤڈ اسپیکر سے ٹکرا کر ختم ہو جاتی ہے۔ پھر لاؤڈ اسپیکر سے نئی آواز پیدا ہوتی ہے۔ اس کو جاننے کے لئے لاؤڈ اسپیکر کی ساخت کا سمجھنا ضروری ہے۔ لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ سنی جانے والی آواز میں متکلم اور سامع کے درمیان ہوا کے تموجی سلسلہ کے علاوہ تین برقی آلات ہوتے ہیں۔ ان برقی آلات کے سبب آواز کی معمولی لہر (ORDINARY WAVE) برقی لہر (ELECTRIC WAVE) میں بدل جاتی ہے اور متکلم کی آواز دور تک سنائی دیتی ہے۔ (۱) مائیکروفون (۲) ایمپلی فائر (۳) لاؤڈ اسپیکر۔ مائیکروفون ایک خاص معدنی

کوئلہ (CARBON) سے بنے ہوئے ایک گول بلاک کی شکل کا ہوتا ہے اس کے اندر چند دائرے ہوتے ہیں جس میں کوئلے کے باریک دانے (CARBON GRANOL) بھرے رہتے ہیں یہ ذرات اوپر سے کاربن کی ایک گول پتی (DIAFRAME) سے دبے رہتے ہیں۔ مائیکروفون سے بجلی کے دو تار نکلتے ہیں ایک اس گول پتی سے لگا ہوتا ہے دوسرا کاربن بلاک سے۔ کاربن کے ذرات میں سے کرنٹ کو گزرنے میں ایک مقررہ رکاوٹ ہوتی ہے۔ جب آواز مائیکروفون کی پتی سے ٹکراتی ہے تو اس میں ارتعاش (VIBRATION) پیدا ہوتا ہے جس کی وجہ سے پتی دبتی اور اوپر اٹھتی ہے۔ پتی کے دبنے سے کاربن کے ذرات بھی دبتے ہیں اور کرنٹ گزرنے میں رکاوٹ کم ہو جاتی ہے جس سے اس کی مقدار بڑھ جاتی ہے پھر پتی کے اوپر اٹھنے سے کاربن کے ذرات میں باہم نسبت (MUTUAL RELATION) بڑھ جاتی ہے اور کرنٹ گزرنے میں رکاوٹ بھی اسی قدر بڑھ جاتی ہے نتیجۃً کرنٹ کی مقدار کم ہو جاتی ہے۔ اسی طرح کاربن کی پتی حرکت کرتی رہتی ہے۔ مائیکروفون میں پیدا شدہ کرنٹ براہ راست لاؤڈ اسپیکر سے آواز پیدا کرنے کے لئے ناکافی ہوتا ہے آواز کو کافی بلند کرنے کے لئے مائیکروفون اور لاؤڈ اسپیکر کے درمیان ایک تیسرا برقی آلہ ہوتا ہے جسے ایمپلی فائر کہتے ہیں۔ ایمپلی فائر مائیکروفون کے کرنٹ کو کئی گنا بڑھا کر لاؤڈ اسپیکر کو دیتا ہے ایمپلی فائر ایک ایسا برقی آلہ ہے جو والوز سٹر کنڈ سٹر، ٹرانسفارمر وغیرہ سے مرکب ہوتا ہے اور بجلی یا بیٹری کے کرنٹ سے کام کرتا ہے۔ کرنٹ کی طاقت کس قدر بڑھے گی یہ ایمپلی فائر کے ڈیزائن اور اس کے اجزا کی خوبی پر منحصر ہے۔ اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے کہ لاؤڈ اسپیکر کی آواز مختصر حدود تک پہنچانی ہے یا وسیع حدود تک اس کے لئے ایمپلی فائر سے حاصل شدہ برقی طاقت تاروں کے ذریعہ ایک یا چند لاؤڈ اسپیکر میں دی جاتی ہے۔ خود لاؤڈ اسپیکر دیکھنے میں گول اور گاؤدم جیسا ہوتا ہے مگر سخت کاغذ کا ایک دائرہ نما تختہ کناروں پر ایک لوہے کے ڈھانچے سے چمٹا رہتا ہے۔ مرکز پر ایک تار کوائل کے کنارے سے لگا ہوتا ہے ایمپلی فائر

سے حاصل شدہ کرنٹ کوائل کے دونوں سروں تک تاروں کے ذریعہ لایا جاتا ہے۔ کوائل میں کرنٹ کی تبدیلیاں اس کی مقناطیسی خصوصیات (MAGNETIC PROPERTIES) میں تبدیلیاں پیدا کرتی ہیں۔ جس سے کوائل خود آگے پیچھے حرکت کرنے لگتا ہے۔ اور کاغذ کا وہ خول جس سے کوائل جڑا ہوتا ہے وہ بھی اسی مطابقت سے حرکت کرتا ہے۔ اور سخت کاغذ کی اس حرکت سے اردگرد کی ہوا میں اسی مطابقت سے حرکت ہوتی ہے اور اس سے کانوں میں بولنے والے کی آواز کی طرح ایک آواز کا احساس ہوتا ہے جو حقیقت میں بولنے والے ہی کی آواز ہوتی ہے۔ اس لئے کہ جب بولنے والے کی آواز مائیکروفون کے ڈایافرام (معدنی پتی) سے ٹکراتی ہے تو مائیکروفون کے ڈایافرام (معدنی پتی) کے ارتعاش (VIBRATION) سے بولنے والے کی جیسی آواز پیدا ہوتی ہے۔ پھر یہ آواز ایمپلی فائر کے واسطے سے لاؤڈ اسپیکر کے سخت کاغذ سے ٹکراتی ہے تو لاؤڈ اسپیکر کے سخت کاغذ کے ارتعاش (VIBRATION) سے بولنے والے کی جیسی آواز پیدا ہوتی ہے۔ پھر یہ آواز ہواؤں کے ارتعاش (VIBRATION) کے توسط سے سامع کے کانوں میں پہونچتی ہے۔ چونکہ بولنے والے کی آواز متعدد چیزوں سے ٹکرانے اور اس میں ارتعاش (VIBRATION) پیدا ہونے کے واسطے سے سامع تک پہونچتی ہے اس سے بعض لوگوں کو شبہ ہوا کہ یہ بولنے والے کی اصلی آواز نہیں ہے۔ بلکہ بولنے والے کی جیسی آواز لاؤڈ اسپیکر سے پیدا ہوئی ہے۔ اس لئے یہ لاؤڈ اسپیکر کی آواز ہے لہٰذا اس آواز پر حرکات انتقالیہ (رکوع وسجود میں جانے والی حرکتیں) کرنے میں لاؤڈ اسپیکر کی اقتدا کرنا لازم آئے گا۔ نماز میں خارج شخص کی اتباع نماز کو فاسد کر دیتی ہے۔ یہ شبہ آواز کی حقیقت کے نہ جاننے کی وجہ سے پیدا ہوا ہے۔ جب آواز کی حقیقت پر گہری نظر ڈالی جاتی ہے تو یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ یہ بولنے والے کی اصلی آواز ہے اس لئے کہ بولنے والے کی کوئی آواز متعدد چیزوں میں ارتعاش (VIBRATION) پیدا کئے بغیر سامع تک نہیں پہونچ سکتی ہے۔ بولنے والے کی آواز قریب والی ہوا میں

ارتعاش (VIBRATION) پیدا کرتی ہے۔ وہ ہوا اپنے سے قریب والی ہوا میں ارتعاش پیدا کرتی ہے اور یہ سلسلہ اس ہوا تک قائم رہتا ہے جو سامع کے کان میں موجود ہے۔ اگر اس شبہ کے بنا پر لاؤڈ اسپیکر سے نکلنے والی آواز کو امام کی آواز کا غیر قرار دے کر اس آواز پر حرکات انتقالیہ کو ناجائز قرار دیا جائے تو لازم آئے گا کہ کسی بھی امام کے پیچھے نماز صحیح ہونے کے لئے امام کی اس آواز کو سننا ضروری ہے جو امام کے منہ میں پیدا ہوئی ہے۔ امام کی ہر وہ آواز جو ہواؤں کے توسط سے مقتدی کے کانوں میں پہنچتی ہے۔ وہ امام کی آواز کا غیر ہے اس آواز پر حرکات انتقالیہ (رکوع وسجود میں جانے والی حرکتیں) کرنا مفسد نماز ہے تو اس صورت میں مقتدی کی نماز صحیح ہونے کے لئے لازم ہوگا کہ امام ہر مقتدی کے کان میں منہ ڈال کر تکبیر کہے۔ اس لئے کہ محراب سے مقتدی کے کانوں میں امام کی جو بھی آواز پہنچے گی وہ امام کی آواز کا غیر ہی ہوگی۔ مقتدی کے کان میں بغیر لاؤڈ اسپیکر کے پہنچنے والی آواز اور لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ پہنچنے والی آواز کی حقیقت ایک ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ جو آوز بغیر لاؤڈ اسپیکر کے مقتدی کے کان میں پہنچتی ہے اسے آواز کی معمولی لہر (ORDINARY WAVE) کہا جاتا ہے۔ اور جو آواز لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ مقتدی کے کان میں پہنچتی ہے اسے آواز کی برقی لہر (ELECTRIC WAVE) کہا جاتا ہے۔ آواز کی برقی لہر کی رفتار آواز کی معمولی لہر (ORDINARY WAVE) سے کافی تیز ہوتی ہے۔ آواز کی برقی لہر آواز کی معمولی لہر کے مقابلے میں کافی دور تک محسوس ہوتی ہے بغیر لاؤڈ اسپیکر کے سنی جانے والی آواز اور لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ سنی جانے والی آواز کی حقیقت کے ایک ہونے پر ایک اور قوی دلیل ہے کہ متکلم کی مخصوص آواز اس کی زبان وگلو کی مخصوص حرکت سے پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً 'دال' کنارۂ زبان کے ثنایا علیا کے جڑ سے متصل ہونے سے نکلتی ہے 'میم' کی آواز دونوں ہونٹ کے ظاہر کے ملنے سے نکلتی ہے۔ 'حا' درمیانی حلق کی مخصوص حرکت سے نکلتی ہے، 'ضاد' کی آواز زبان کے دونوں کناروں میں سے ایک کنارے کے داڑھ کے دانتوں سے متصل ہونے سے نکلتی ہے نیز

ان حروف کی آواز کے پیدا ہونے میں متکلم کی ادا کی ایک مخصوص کیفیت کو بھی دخل ہے ''اللہ اکبر'' کی آواز امام کی زبان وگلو کی مخصوص حرکت سے نکلے گی۔امام کی زبان وگلو کی جس حرکت سے 'اللہ اکبر' کی آواز نکلتی ہے بعینہ اس طرح کی حرکت سے 'الحمد للہ' کی آواز نہیں نکلے گی۔اگر امام کے 'اللہ اکبر' کی آواز مائیکروفون کے ڈایافرام (معدنی پتی) سے ٹکرا کر ختم ہوجائے اور اللہ اکبر کی آواز ڈایافرام (معدنی پتی) سے پیدا ہو تو لازم ہوگا کہ 'اللہ اکبر' کی آواز کے ڈایافرام (معدنی پتی) سے ٹکرانے کے وقت ڈایافرام (معدنی پتی) کی حرکت کی کیفیت وہی ہو جو اللہ اکبر کہتے وقت متکلم کی زبان وگلو کی تھی۔حالانکہ ڈایافرام (معدنی پتی) کی حرکت کی کیفیت 'اللہ اکبر' ادا کرتے وقت متکلم کی زبان وگلو کی حرکت طرح نہیں ہوتی ہے۔اسی طرح اگر مائیکروفون کی آواز ایمپلی فائر کے واسطے سے لاؤڈاسپیکر کے سخت کاغذ سے ٹکرا کر ختم ہوجائے اور لاؤڈاسپیکر سے ایک نئی آواز پیدا ہو تو لازم ہوگا کہ لاؤڈاسپیکر کے سخت کاغذ کی حرکت کی کیفیت وہی ہو جو 'اللہ اکبر' ادا کرتے وقت متکلم کی زبان وگلو کی تھی حالانکہ آواز ٹکرانے کے وقت لاؤڈاسپیکر کے سخت کاغذ کی حرکت 'اللہ اکبر' ادا کرتے وقت متکلم کی زبان وگلو کی حرکت کی طرح نہیں ہوتی ہے۔بلکہ الحمد سے والناس تک پورا قرآن اگر مائک پر پڑھا جائے تو مائیکروفون کے ڈایافرام (معدنی پتی) اور لاؤڈاسپیکر کے سخت کاغذ کی حرکت ایک جیسی ہوتی ہے حالانکہ الحمد سے والناس تک کی آواز کا ایک طرح کی حرکت سے پیدا ہونا ناممکن ہے۔لہٰذا یہ بات واضح ہوگئی کہ ڈایا فرام (معدنی پتی) اور لاؤڈ اسپیکر کے سخت کاغذ کا ارتعاش (VIBRATION) کوئی نئی آواز نہیں پیدا کرتا ہے۔بلکہ ان چیزوں کا ارتعاش بولنے والے کی آواز کے بلند ہونے کا سبب ہے۔میرے اس موقف کی تائید اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی اس عبارت سے ہوتی ہے جو'' الکشف شافیا فی حکم فونو جرافیا'' میں مذکور ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ آواز اس شکل وکیفیت کا نام ہے جو ہوا یا پانی میں قرع اور قلع سے پیدا ہوتی ہے۔آواز ہی کی ایک قسم خاص کا نام لفظ ہے یعنی متکلم کی

زبان وگلو کی حرکت سے متکلم کے منہ کے اندر کی ہوا میں جو اشکال حرفیہ بنتی ہے وہ الفاظ و کلمات ہیں۔ اگر بولنے والے کے منہ کی ہوا بعینہ سامع کے کان میں پہنچتی تو وہ آواز سننے میں آتی لیکن ایسا نہیں ہے۔ لہٰذا حکیم عزت حکمتہ نے اس آواز کو سامع کے کان میں پہونچانے کے لئے ہوا میں تموجی سلسلہ (WAVED SERIES) قائم فرمایا۔ ہوا کا یہ تموجی سلسلہ جب سامع کے کان میں موجود ہوا تک پہنچتا ہے تو سامع کو متکلم کی آواز سنائی دیتی ہے اگر ہوا کا یہ تموجی سلسلہ بیچ ہی میں منقطع ہو جائے اور سامع کے کان میں موجود ہوا تک نہ پہونچ سکے تو سامع کو اس کی آواز نہیں سنائی دے گی۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ اگر ہوا کا دوبارہ تموج ہو تو تجدید سماع ہوگی نہ کہ دوسری آواز پیدا ہوگی بشرطیکہ تشکل باقی رہے۔ اور یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ہوا کی کاپیاں متعدد بار کان میں پہنچیں گی تو آواز متعدد بار سننے میں آئے گی نہ یہ کہ پہلی بار جو آواز سننے میں آئی ہے وہ متکلم کی آواز ہے اور دوسری تیسری بار جو آواز سنی گئی وہ اس کے غیر کی آواز ہے۔ جب یہ امور واضح ہو گئے تو اب فونوگراف کی طرف چلئے۔ بمشیت الٰہی ایسا آلہ نکلا جس میں مسالہ سے یہ قوت پیدا ہوئی کہ ہوائے عصبیہ مفروشہ کی طرح ہوائے متموج بھی ان اشکال حرفیہ وصوتیہ سے متشکل ہو اور اپنے یبس وصلابت (سوکھے اور ٹھوس) کے سبب ایک زمانہ تک محفوظ رکھے۔ جب تک ان چوڑیوں اور پلیٹوں میں وہ اشکال حرفیہ باقی ہیں تحریک آلہ سے جو ہوا جنبش کناں ان اشکال مرسومہ پر گزرتی ہے اور اپنی رطوبت اور لطافت کے باعث بدستور ان کیفیات سے مکیف اور قوت تحریک کے باعث متموج ہو کر اسی طرح کان میں پہنچتی ہے۔ تو تجدد تموج کے سبب تجدد سماع ہوا نہ کہ تجدد صوت تو فونوگراف کی چوڑیاں صرف ہوائے متوسطہ میں سے ایک ہوا کے قائم مقام ہے۔ فرض کیجئے کہ طبلہ سے سننے والے کے کان تک بیچ میں سو ہواؤں کا توسط تھا کہ طبلہ پر ہاتھ مارنے سے پہلی ہوا اس سے دوسری ہوا، اس سے تیسری ہوا یہاں تک کہ سوویں ہوا نے اشکال صوت طبلہ سے متشکل ہو کر ہوائے جوف گوش کو متشکل کیا اور سماع واقع ہوا۔ اب یہاں (فونوگراف) میں یوں سمجھے اس نواخت

سے یکے بعد دیگرے صوت (آواز) سے متشکل ہونے والی پچاس ہواؤں میں سے ہوائے اخیر نے آلہ کو متشکل کیا پھر آلہ نے پنجاہ و یکم ہوا کو۔علی ہٰذ الترتیب سوویں ہوانے سامع کے کان میں موجود ہوا کو۔اور پہلی صورت میں صرف ہوانے یکے بعد دیگرے ایک دوسرے کو صوت کی کیفیت سے مکیف کیا۔یقیناً دونوں صورتوں میں وہی صوت طبلہ ہے جو بتجد د امثال سو واسطوں سے کان تک پہنچی۔اگر چہ ایک صورت میں وسائط صرف ہوائیں ہیں۔اور دوسری صورت میں بیچ کا ایک واسطہ آلہ۔دونوں میں وہی سلسلہ چلا آتا ہے۔وہی طبلہ پر ہاتھ پڑنا دونوں کا مبدا ہے تو کیا وجہ ہے کہ جو آواز صرف ہواؤں کے واسطہ سے سنی گئی وہ صوت طبلہ ہے اور جو آواز ہواؤں کے سو واسطوں کے ساتھ آلہ کے واسطے سے بھی سنی گئی وہ صوت طبلہ کا غیر ہو۔اس کی تصویر اور اس کی مثال ہو۔یہ محض تحکم بے معنی ہے۔اصل تشکل اول جو قرع طبلہ سے پیدا ہوا ہے وہ صوت اول تو ننانوے منزل اس پار چھوٹ گیا ہے اور اگر یکے بعد دیگرے اس کے سلسلہ کا قائم رہنا لیجئے تو یہ یقیناً دونوں صورتوں میں حاصل ہے۔پھر تفرقہ چہ معنی دارد؟ بالجملہ کوئی شک نہیں ہے کہ جو آواز فونوگراف سے سنی گئی ہے بعینہ اسی متکلم کی آواز ہے۔اسے مثال وخیال کہنا محض بے اصل خیال ہے۔فونوگراف سے جو بھی سنا جائے گا بعینہ اسی شئی کی آواز ہوگی جس کی آواز اس میں بھری گئی ہے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی کتاب ''الکشف شافیا فی حکم فونو جرافیا'' کا جو خلاصہ بیان کیا گیا ہے اس سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ آواز چاہے جس واسطے سے سنی جائے وہ متکلم کی اصل آواز ہے نہ کی اس کی مثال اور کاپی۔

لہٰذا لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ جو آواز سنی جاتی ہے وہ لاؤڈ اسپیکر پر بولنے والے کی آواز ہوتی ہے نہ کہ لاؤڈ اسپیکر کی آواز۔اس کی وجہ یہ ہے کہ آواز کے پیدا ہونے کا سبب متکلم کی آواز کا آلہ کو حرکت دینا ہے اور یہ متکلم کی آواز کی صفت ہے۔جب اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی تحقیق کے مطابق فونوگراف کے ذریعہ سنی جانے والی آواز متکلم کی اصلی آواز ہے۔باوجودیکہ فونوگراف سے متکلم کی آواز تازہ بتازہ سننے میں نہیں آتی ہے۔اور

لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ متکلم کی آواز تازہ بتازہ سنی جاتی ہے۔ ادھر بولنے والا بولتا جاتا ہے اور لاؤڈ اسپیکر اسے بلند کرتا جاتا ہے۔ یہ نہیں ہوتا ہے کہ متکلم آج بولے اور اس کی آواز لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ تین دن کے بعد سنی جائے پھر کوئی وجہ نہیں ہے کہ فونوگراف کے ذریعہ سنی جانے والی آواز متکلم کی اصلی آواز نہ ہو بلکہ لاؤڈ اسپیکر کی آواز ہو۔ **من ادعی بخلافه فعلیه الدلیل** بعض لوگوں نے یہ اعتراض کیا ہے کہ فاضل بریلوی کی یہ تحقیق فلاسفہ کے اقوال پر مبنی ہے۔ اور حکم شرع میں فلاسفہ کے قول کا کوئی اعتبار نہیں ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ معترض آواز کی حقیقت قرآن وحدیث کی روشنی میں فاضل بریلوی کی تحقیق کے خلاف پیش کردے تو فاضل بریلوی کی تحقیق چھوڑ کر معترض کی تحقیق پر عمل کرلیا جائے گا۔

بلکہ معترض کا قول تو اس بات پر دلالت کررہا ہے کہ فاضل بریلوی احکام شرعیہ کو فلاسفہ کے غیر معتبر اقوال سے بیان کرتے ہیں۔ یقیناً یہ بات فاضل بریلوی کی جلالت شان کے خلاف ہے بلکہ قرآن کریم کی اشارۃ النص سے لاؤڈ اسپیکر کی آواز کا متکلم کی آواز کا عین ہونا ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے کہ جب قیامت کے دن دوبارہ صور پھونکا جائے گا تو تمام لوگ محشر کے لئے اکٹھا ہوں گے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا ہے: **یَوْمَ یَدْعُ الدَّاعِ اِلٰی شَیْءٍ نُّکُرٍ ○ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ یَخْرُجُوْنَ مِنَ الْاَجْدَاثِ کَاَنَّهُمْ جَرَادٌ مُّنْتَشِرٌ ○ مُّهْطِعِیْنَ اِلَی الدَّاعِ یَقُوْلُ الْکٰفِرُوْنَ هٰذَا یَوْمٌ عَسِرٌ ○**

ترجمہ: جس دن بلانے والا ایک سخت بے پہچانی بات کی طرف بلائے گا۔ نیچی آنکھیں کئے ہوئے قبروں سے نکلیں گے گویا وہ ٹڈی ہیں پھیلی ہوئی۔ بلانے والے کی طرف لپکتے ہوئے۔ کافر کہیں گے کہ یہ دن سخت ہے۔ (کنزالایمان) **یَوْمَئِذٍ یَّتَّبِعُوْنَ الدَّاعِیَ لَا عِوَجَ لَهٗ وَ خَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا ○**

ترجمہ: اس دن پکارنے والے کے پیچھے دوڑیں گے اس میں کجی نہ ہوگی۔ اور سب آوازیں رحمٰن کے آگے پست ہو کر رہ جائیں گی تو تو نہ سنے گا مگر بہت آہستہ آواز۔ ان آیات کریمہ میں داعی اور منادی سے مراد تمام مفسرین کے نزدیک فرشتہ ہے کسی نے داعی

اور منادی سے مراد صور نہیں بتایا ہے حالانکہ محشر والے صور کی آواز کو سنیں گے معلوم ہوا کہ آواز فرشتہ ہی کی ہوگی صور صرف اس فرشتہ کی آواز کو بلند کرنے والا آلہ ہوگا۔اسی طرح لاؤڈاسپیکر کے ذریعہ سنی جانے والی آواز بولنے والے ہی کی آواز ہوتی ہے۔لاؤڈاسپیکر صرف بولنے والے کی آواز کو بلند کرنے کا آلہ ہے۔قرآن کریم نے صور کی آواز سن کر اکٹھا ہونے والوں کو فرشتہ کی اتباع کرنے والا قرار دیا حالانکہ وہ لوگ صور کی آواز سن کر ہی اکٹھا ہوں گے اسی طریقے پر لاؤڈاسپیکر کے ذریعہ امام کی آواز سن کر حرکات انتقالیہ کرنے والوں کو امام کی اتباع کرنے والا قرار دیا جائے گا نہ کہ لاؤڈاسپیکر کا۔ جولوگ لاؤڈاسپیکر کے ذریعہ سنی جانے والی آواز کو بعض سائنسدانوں کے قول کے سبب متکلم کی اصلی آواز نہیں قرار دیتے ہیں وہ شریعت مطہرہ کے مزاج سے ناواقف ہیں۔اس لئے کہ شریعت مطہرہ نے متکلم کی زبان وگلو کی حرکت سے فضا میں تسلسل کے ساتھ پیدا ہونے والی ان تمام آواز کو متکلم کی آواز ہونے کا اعتبار کیا ہے۔جس کے تسلسل کا مبدا متکلم کی زبان وگلو کی حرکت ہے۔جب متکلم بولتا ہے تو اس کی آواز سے فضا میں چاروں طرف آواز کی لہر کا سلسلہ پایا جاتا ہے فضا میں چاروں طرف آواز کی لہر کے اس تسلسل کے پائے جانے کے سبب متکلم کی ایک ہی آواز کو ہزاروں لوگ سن سکتے ہیں۔فضا میں پائی جانے والی آواز کی ہزاروں لہروں کو متکلم کی آواز قرار دیا جائے گا اس لئے کہ آواز کی ان لہروں کے پائے جانے کا سبب اور اس کا مبدا متکلم ہی کی آواز ہے۔جب متکلم کی آواز سے فضا میں آواز کی لہروں کے پائے جانے کا سلسلہ ختم ہو جاتا ہے تو کبھی آواز کی لہروں کا دوسرا سلسلہ فضا میں پیدا ہوتا ہے جس کا مبدا متکلم کی آواز نہیں ہوتی ہے۔اسے صدائے بازگشت (ECHO) کہا جاتا ہے۔شریعت مطہرہ نے آواز کی اس لہر کو متکلم کی اصلی آواز نہیں قرار دیا ہے۔لاؤڈاسپیکر کے ذریعہ سنی جانے والی آواز کا مبدا متکلم کی زبان وگلو کی حرکت ہی ہوتا ہے۔اور متکلم کی زبان وگلو سے سامع کے کان تک آواز کا ایک ہی تسلسل پایا جاتا ہے۔لہٰذا اس آواز کو صدائے بازگشت یا لاؤڈاسپیکر کی آواز سمجھ کر متکلم کی آواز کا غیر قرار دینا درست نہیں ہے

لاوڈاسپیکر کے ذریعہ سنی جانے والی آواز کواگر بالفرض متکلم کی آواز کا غیر تسلیم کرلیا جائے تو اذان، خطبہ، وعظ اور قرآن کریم کی تلاوت میں بھی اس کا استعمال ناجائز ہو جائے گا۔اس لئے کہ اس تقدیر پر لاوڈاسپیکر سے نکلنے والی آواز محض لغو، شور وشغب اور لہو ولعب بنے گی ۔ بلکہ لاوڈاسپیکر کی آواز موذن کی اذان، خطیب کا خطبہ اور تالی قرآن کی تلاوت سننے میں خلل ڈالنے والی ہوگی لاوڈاسپیکر کی آواز بلند ہونے کے سبب سامع موذن کی اذان، خطیب کا خطبہ اور قرآن کی تلاوت کرنے والے کی تلاوت نہیں سن سکے گا۔لہٰذا اذان، خطبہ اور تلاوت قرآن میں لاوڈاسپیکر کا استعمال کرنا شور وشغب اور لہو ولعب کا ارتکاب کرنا ہوگا۔جو کفار بدکردار کا شیوۂ نازیبا تھا۔قرآن کریم میں ہے۔ قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَاتَسْمَعُوْا لِهٰذَاالْقُرْاٰنِ وَالْغَوافِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ترجمہ:اور کافر بولے یہ قرآن نہ سنواور اس میں بے ہودہ غل کروشاید یوں ہی تم غالب آؤ۔نماز میں لاوڈاسپیکر کے استعمال کو ناجائز کہنے والے اذان خطبہ اور تلاوت قرآن میں اس کا استعمال دھڑلے سے کررہے ہیں اور کوئی ناجائز نہیں کہتا ہے۔اس کے علاوہ لاوڈاسپیکر کے ذریعہ سنی جانے والی آواز کو بولنے والے کی آواز ہونے کا قول کرنے کے بجائے لاوڈاسپیکر کی آواز قرار دینے سے متعدد خرابیاں لازم آئے گی۔(۱) لاوڈاسپیکر کے ذریعہ اذان کی جو آواز سامع کے کان میں پہنچے گی اس کا جواب دینا مسنون نہیں ہوگا اور نہ ہی اس وقت گفتگو کرنا منع ہوگا اس لئے کہ یہ آواز موذن کی نہیں ہوگی۔ بلکہ لاوڈاسپیکر کی اذان کی آواز ہوگی۔غیر ذی روح کی اذان کے جواب دینے کا مسنون ہونا شرع میں ثابت نہیں ہے۔نیز لازم آئے گا کہ موذن اپنی آواز کو محلہ کے مکلفین تک پہنچانے والا نہیں ہے۔لہٰذا لاوڈاسپیکر پر اذان دینے سے اذان کا مقصود ہی فوت ہو جائے گا۔فقہائے کرام نے اذان کی آواز محلہ کے کسی مکلف کے نہ سننے کے وقت اذان کے لوٹانے کا حکم دیا ہے۔(۲) لاوڈاسپیکر کے ذریعہ خطبہ سننے والا خطیب کا خطبہ سننے والا نہیں ہوگا بلکہ لاوڈاسپیکر کا خطبہ سننے والا ہوگا۔نیز خطیب کا اپنے خطبہ میں لاوڈاسپیکر کا استعمال کرنا خطبہ کے دوران شور وشغب مچانے

والے ایسے آلہ کو حرکت دینا ہوگا جو مقتدی کو اس کا خطبہ سننے میں خلل ڈالنے والا ہے۔ (۳) لاؤڈاسپیکر کے ذریعہ آیت سجدہ سننے سے سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہوگا۔ اس لئے جو بھی لاؤڈاسپیکر کے ذریعہ آیت سجدہ کو سنے گا وہ غیر مکلف اہلیت نہ رکھنے والے سے آیت سجدہ کو سنے گا۔ فقہا کرام کے نزدیک غیر مکلف تلاوت قرآن کی اہلیت نہ رکھنے والے سے آیت سجدہ کو سننا سجدۂ تلاوت کو واجب نہیں کرتا ہے۔ ردالمختار میں ہے اگر پرندہ سے آیت سجدہ سنے گا تو سجدہ واجب نہیں ہوگا۔ (۴) لاؤڈاسپیکر کے ذریعہ کسی شخص سے کفریہ کلمات سننے پر اس شخص کے بارے میں کفریہ کلمات بکنے کی گواہی دینا جائز نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ اس نے اس شخص کو کفریہ کلمات بکتے ہوئے نہیں سنا ہے بلکہ لاؤڈاسپیکر کو کفریہ کلمات بکتے ہوئے سنا ہے۔ (۵) لاؤڈاسپیکر کے ذریعہ زید کو اپنی بیوی کو طلاق دیتے ہوئے سنا تو زید کے طلاق دینے کی گواہی دینا درست نہیں ہوگا نیز یہ خرابی لازم آئے گی کہ اذان دینا، خطبہ دینا، آیت سجدہ کی تلاوت کرنا، کلمات کفریہ بکنا اور زید کی بیوی کو طلاق دینا لاؤڈاسپیکر کا فعل ہوگا۔ حالانکہ ان تمام چیزوں کے سننے کے بعد ہر ذی شعور یہی کہے گا کہ میں نے فلاں کو اذان دیتے ہوئے سنا، فلاں خطیب کو خطبہ دیتے ہوئے سنا، فلاں شخص کو آیت سجدہ کی تلاوت کرتے ہوئے سنا، فلاں کو کلمات کفریہ بکتے ہوئے سنا، زید کو اپنی بیوی کو طلاق دیتے ہوئے سنا یہ نہیں کہے گا کہ میں لاؤڈاسپیکر کو یہ چیزیں کہتے ہوئے سنا۔

جن لوگوں نے لاؤڈاسپیکر کے ذریعہ سنی جانے والی امام کی آواز پر حرکات انتقالیہ کرنے کو مفسد نماز قرار دیا ہے انہوں نے لاؤڈاسپیکر کے ذریعہ سنی جانے والی آواز کا قیاس صدائے بازگشت (ECHO) پر کیا ہے۔ لاؤڈاسپیکر کے ذریعہ سنی جانے والی آواز کا قیاس صدائے بازگشت پر کر کے فساد نماز کا قول کرنا چار وجہ سے جائز نہیں ہے۔ پہلی وجہ یہ ہے کہ لاؤڈاسپیکر کے ذریعہ سنی جانے والی آواز اور صدائے بازگشت (ECHO) کی حقیقت جداگانہ ہے۔ لہٰذا لاؤڈاسپیکر کے ذریعہ سنی جانے والی آواز اور صدائے بازگشت کا حکم ایک نہیں ہوگا۔ صدائے بازگشت (ECHO) کی حقیقت یہ ہے کہ جب بولنے

والے کی آواز دائرہ نما لہروں کی طرح فضا میں آگے بڑھتی ہے تو کانوں کو اس کا پہلا احساس اس وقت ہوتا ہے جب یہ لہریں کانوں کے پردوں پر براہ راست پڑتی ہیں۔آواز کی کیفیت سے مکیف ہوا کی لہریں سننے والے سے گذر کر آگے بڑھتی رہتی ہیں۔اگر ان بڑھتی ہوئی لہروں کی راہ میں کوئی رکاوٹ آجاتی ہے تو یہ لہریں اس سے ٹکرا کر واپس ہوتی ہیں واپس ہوتی ہوئی لہریں بھی دوبارہ سننے والے کے کانوں تک پہنچ کر آواز کا احساس دلاتی ہیں۔لیکن یہ احساس پہلے سنی ہوئی آواز کے کچھ دیر بعد ہوتا ہے۔آواز کی واپس ہوتی ہوئی اس لہر کو صدائے بازگشت (ECHO) کہتے ہیں صدائے بازگشت (ECHO) اور اصل آوز میں براہ راست تعلق ہوتا ہے۔اور اس کی رفتار بھی ایک ہوتی ہے لیکن دونوں کا تموجی سلسلہ جداگانہ ہوتا ہے۔اصل آواز کے تموجی سلسلہ (WAVED SERIES) کے ختم ہوجانے کے بعد صدائے بازگشت کا تموجی سلسلہ شروع ہوتا ہے۔اصل آواز کے تموجی سلسلہ کا مبدا متکلم کی زبان وگلو کی حرکت ہے۔اور صدائے بازگشت کے تموجی سلسلہ کا مبدا متکلم کی زبان وگلو کی حرکت نہیں ہے۔فقہاء کرام نے آیت سجدہ کی صدائے بازگشت کے سننے سے سجدۂ تلاوت کے واجب نہ ہونے کا قول اس وجہ سے کیا ہے کہ ان کے نزدیک آیت سجدہ کی اسی آواز کا سننا سجدۂ تلاوت کو واجب کرتا ہے۔جس کا مبدا مکلف، تلاوت قرآن کی اہلیت رکھنے والے کی زبان وگلو کی حرکت ہے۔آیت سجدہ کی وہ آواز جس کا مبدا آیت سجدہ کی اہلیت نہ رکھنے والے کی زبان وگلو کی حرکت ہے۔جیسا کہ پرندہ کی آیت سجدہ کی آواز یا اس کا مبدا غیر مکلف کی زبان وگلو کی حرکت ہے۔جیسا کہ بچہ یا مجنوں کی آیت سجدہ کی آواز یا اس کا مبدا بے حس غیر مکلف چیز ہے جیسا کہ صدائے بازگشت تو اس کا سننا سجدۂ تلاوت کو واجب نہیں کرے گا۔لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ سنی جانے والی آواز کا مبدا بولنے والے کی زبان وگلو کی حرکت ہے۔اس لئے کہ لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ سنی جانے والی آواز کی لہروں کا تسلسل لاؤڈ اسپیکر کے آلات سے ٹکرانے کے باوجود ختم نہیں ہوتا ہے۔بلکہ متکلم کے منہ سے نکلی ہوئی آواز ایک ہی تسلسل سے سامع کے کانوں میں پہنچتی ہے ایسا

نہیں ہوتا کہ متکلم کے منھ سے نکلی ہوئی آواز کے تسلسل کے ختم ہو جانے کے بعد دوسرے تموجی سلسلہ سے آواز کانوں تک پہنچتی ہے۔ لاؤڈ اسپیکر کا آلہ متکلم کی آواز کے تموجی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ لہٰذا لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ یا بغیر لاؤڈ اسپیکر کے سنی جانے والی آواز کا مبدا متکلم کی زبان وگلو کی حرکت ہی ہے۔ جس طرح بغیر لاؤڈ اسپیکر کے آیت سجدہ کی آواز مکلف، تلاوت قرآن کی اہلیت رکھنے والے کی زبان وگلو کی حرکت سے سننے کے سبب سجدۂ تلاوت واجب ہوتا ہے اسی طرح لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ سنی جانے والی آواز سے بھی سجدۂ تلاوت واجب ہوگا۔ جب بغیر لاؤڈ اسپیکر کے امام کی سنی جانے والی آواز پر امام کی اقتدا جائز ہے اور اس آواز کو سن کر حرکات انتقالیہ کرنا مفسد نماز نہیں ہے تو لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ سنی جانے والی امام کی آواز پر امام کی اقتدا کرنا جائز ہے۔ اور اس آواز کو سن کر حرکات انتقالیہ (رکوع وسجود میں جانے والی حرکتیں) کرنا نماز کو فاسد کرنے والی نہیں ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ صدائے بازگشت کا مسئلہ جس کی تصریح فقہا کرام کے کلام میں موجود ہے وہ سجدۂ تلاوت کے باب میں ہے کہ کسی نے قرآن کی تلاوت کرنے والے کی آواز کی اصلی لہر کو نہیں سنا بلکہ لوٹنے والی آواز کی لہر اس کے کان میں پہنچی تو سننے والے پر سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہوگا۔ لیکن اس امر کی تصریح کسی بھی فقیہ کی کتاب میں میری نظر سے نہیں گذری کہ اگر کسی مقتدی نے امام کی تکبیر کی صدائے بازگشت سن کر حرکات انتقالیہ میں امام کی پیروی کر لی تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ یہ ایسی جزئی (جو امام کی اقتدا کے جواز کے باب میں ہے) کا قیاس اس جزئی (جو سجدۂ تلاوت کے باب میں ہے) پر کرنا ہے جو مختلف باب میں واقع ہے۔ لہٰذا یہ قیاس مع الفارق ہے۔ جو ناجائز ہے اگر بالفرض اس قیاس کو درست تسلیم کر لیا جائے تو بھی منکرین جواز کا مدعیٰ ثابت نہیں ہوگا۔ اس لئے کہ یہ قیاس اقتدا کے وجوب کی نفی کرے گا نہ کہ جواز کی نفی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قیاس سے مقیس علیہ اور مقیس کا حکم میں مشترک ہونا ثابت ہوتا ہے۔ یہاں مقیس علیہ میں وجوب کی نفی کا حکم ہے تو مقیس میں بھی وجوب کی نفی کا حکم ہوگا نہ کہ جواز کی نفی کا۔ اس لئے کہ

وجوب کی نفی جواز کی نفی کو مستلزم نہیں ہے۔

تیسری وجہ یہ ہے کہ سجدۂ تلاوت ایک مستقل عبادت ہے اور اس کا موجب بھی ایک مستقل امر ہے جو فقہاء کرام کے قول کے مطابق آیت سجدہ کی تلاوت صحیحہ یا اس کی سماع صحیح ہے اگر آیت سجدہ کی تلاوت صحیح نہ ہو یا اس کا سننا تلاوت کی اہلیت رکھنے والے مکلف سے نہ ہو تو سجدہ واجب نہ ہوگا۔ سجدۂ تلاوت آیت سجدہ کی تلاوت صحیحہ یا سماع صحیح سے پہلے مکلف پر واجب نہیں ہوتا ہے۔ اس کے برخلاف مقتدی پر حرکات انتقالیہ میں امام کی اتباع کرنا امام کی اقتدا کی نیت کر لینے سے ہی واجب ہو جاتا ہے، اس کا وجوب امام کی تکبیرات انتقالیہ سننے پر موقوف نہیں ہے۔ اگر امام رکوع اور سجدہ کی تکبیر کہنا بھول جائے تو بھی مقتدی پر امام کے ساتھ رکوع اور سجدہ کرنا واجب ہوگا۔ امام کی تکبیرات انتقالیہ کی آواز صرف امام کی اس حرکات انتقالیہ کی خبر دینے والی ہے۔ جس میں امام کی پیروی کرنا اقتدا کی نیت کر لینے سے واجب ہو چکا ہے۔ امام کی حرکات انتقالیہ کی خبر کبھی امام کے بلند آواز تکبیر کہنے سے ہو جاتی ہے کبھی کسی مقتدی کی تکبیر کہنے سے کبھی امام یا اس کا سایہ دیکھنے سے کبھی لاؤڈ اسپیکر کی آواز سے۔ امام کیساتھ حرکات انتقالیہ کرنے کا وجوب ان چیزوں میں سے کسی پر موقوف نہیں ہے۔ آیت سجدہ کی صدائے بازگشت کے سننے سے سجدہ کا واجب نہ ہونا لازم نہیں کرتا ہے کہ صدائے بازگشت کے ذریعہ انتقال امام پر استدلال کر کے حرکات انتقالیہ کرنا بھی جائز نہیں ہے۔ لہٰذا آیت سجدہ کی صدائے بازگشت کے سننے سے سجدہ کے واجب نہ ہونے پر امام کی تکبیرات انتقالیہ کی صدائے بازگشت کو سن کر حرکات انتقالیہ میں امام کی اتباع کرنے کے عدم جواز کا قیاس کرنا درست نہیں ہے۔ اس لئے کہ مقیس علیہ میں آیت سجدہ کی بازگشت کو سننے سے سجدہ کے واجب نہ ہونے کا سبب آیت سجدہ کی صدائے بازگشت کا وجوب سجدہ میں مؤثر نہ ہونا ہے اور مقیس میں لاؤڈ اسپیکر کی آواز (جسے منکرین جواز نے صدائے بازگشت قرار دیا ہے) کے سننے سے پہلے ہی اقتدا کی نیت کر لینے کے سبب حرکات انتقالیہ میں امام کی اتباع کرنا مقتدی پر

واجب ہو چکا ہے۔ اگر بالفرض تسلیم کرلیا جائے کہ مقتدی پر حرکات انتقالیہ میں امام کی پیروی کرنے کا وجوب تکبیرات انتقالیہ سننے پر موقوف ہے تو بھی منکرین جواز کا مدعیٰ ثابت نہیں ہوگا اس لئے کہ آیت سجدہ کی صدائے بازگشت کے سننے کا وجوب سجدہ میں مؤثر نہ ہونا تکبیرات کے صدائے بازگشت کا حرکات انتقالیہ میں امام کی اتباع کے وجوب میں مؤثر نہ ہونے کو مستلزم نہیں ہے۔ جیسا کہ نصاب غیر نامی وجوب زکوٰۃ میں مؤثر نہیں ہے لیکن وجوب صدقۂ فطر میں مؤثر ہے۔

چوتھی وجہ یہ ہے کہ آیت سجدہ کی صدائے بازگشت سننے سے سجدہ تلاوت واجب نہ ہونے کے لئے امام کی صدائے بازگشت سن کر حرکات انتقالیہ میں امام کی پیروی کرنے سے نماز کا فاسد ہونا لازم نہیں ہے ورنہ ضروری ہوگا کہ جس کی تلاوت کے سننے سے سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہے اس کی تکبیر کی آواز سن کر حرکات انتقالیہ کرنے سے نماز فاسد ہوجائے گی۔ تمام کتب فقہیہ میں یہ بات مذکور ہے کہ مقتدی کی تلاوت کے سننے سے سجدہ واجب نہیں ہوتا ہے لہٰذا کسی بھی مقتدی سے تکبیرات انتقالیہ سن کر حرکات انتقالیہ کرنے سے نماز فاسد ہوجائے گی تو اس تقدیر پر نماز میں مکبر کا قائم کرنا ہی ناجائز ہوجائے گا۔ لہٰذا یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ مقتدی کی تلاوت سننے سے اگر چہ سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہوتا ہے لیکن اس کی تکبیر کی آواز سن کر حرکات انتقالیہ کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی ہے۔ اسی طرح آیت سجدہ کی صدائے بازگشت سننے سے سجدۂ تلاوت واجب نہیں ہوتا لیکن تکبیر کی صدائے بازگشت سن کر حرکات انتقالیہ کرنے سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔

ان تمام باتوں سے قطع نظر کر کے دیکھا جائے تو امام کی تکبیر کی صدائے بازگشت سن کر حرکات انتقالیہ کرنے کا جائز ہونا فقہاء کرام اور مجتہدین عظام کے تعامل سے ثابت ہے۔ اس لئے کہ گنبد والی مسجد بنانے کا رواج متقدمین کے زمانہ سے چلا آرہا ہے۔ فقہاء کرام برضا ورغبت ان مساجد میں نماز ادا کرتے تھے۔ گنبد والی مسجد بنانے کا مقصد یہ تھا کہ امام کی آواز گونج کر دور تک پھیلے۔ گنبد سے ٹکرا کر سنی جانے والی آواز صدائے بازگشت

ہی ہے جیسا کہ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی کی اس عبارت سے ظاہر ہے۔ جوانھوں نے اپنے رسالہ ''الکشف شافیافی حکم فونو جرافیا ''میں لکھا ہے۔ ''گنبد کے اندر یا پہاڑ یا چکنی گچ کردہ دیوار کے پاس کبھی صحرا میں بھی اپنی آواز پلٹ کر دوبارہ سنائی دیتی ہے جسے صدا کہتے ہیں۔'' فاضل بریلوی کے اس قول سے گنبد سے ٹکرا کر لوٹنے والی آواز کا صدا ہونا ثابت ہے اگر امام کی صدائے بازگشت سن کر حرکات انتقالیہ کرنا مفسد نماز ہوتا تو فقہاء کرام مجتہدین عظام کے زمانے میں گنبد والی مسجد بنانے کا رواج نہیں ہوتا حالانکہ کسی بھی فقیہ کے قول سے گنبد والی مسجد بنانے کا حرام یا مکروہ ہونا ثابت نہیں ہے۔ اور نہ ہی کسی فقیہ نے ان مسجدوں میں پڑھی جانے والی نماز کے لوٹانے کا حکم دیا ہے۔ اگر دیکھا جائے تو گنبد والی مسجد میں امام کے پیچھے نماز کا جواز ایک طرح سے نص سے ثابت ہے۔ اس لئے کہ فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے بیت المقدس کے فتح کے وقت مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھائی تھی حالانکہ مسجد اقصیٰ اس زمانے میں بھی گنبد والی تھی خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات مسجد اقصیٰ میں انبیاء کرام کی امامت فرمائی ہے۔

بعض لوگوں نے لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ سنی جانے والی امام کی آواز پر حرکات انتقالیہ کرنے کو اس جزئیہ پر قیاس کر کے مفسد نماز قرار دیا ہے کہ اگر کوئی خارج نماز شخص امام کو لقمہ دے اور امام لقمہ لے لے یا کوئی شخص نماز میں قرآن شریف دیکھ کر پڑھے تو لقمہ لینے والے امام اور اس کے مقتدیوں کی نماز اور قرآن شریف دیکھ کر پڑھنے والے کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ اس لئے اس صورت میں تلقن من الخارج (خارج سے سیکھنا) پایا جاتا ہے۔ اور تلقن من الخارج کو فقہاء کرام نے مفسد نماز قرار دیا ہے۔ لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ سنی جانے والی آواز جب امام کی اصلی آواز نہیں ہے تو اس آواز پر حرکات انتقالیہ کرنے میں تلقن من الخارج پایا جاتا ہے۔ لہٰذا یہاں بھی نماز فاسد ہونی چاہئے ان لوگوں کا یہ قیاس صحیح نہیں ہے اس لئے کہ قیاس کے لئے مقیس علیہ اور مقیس میں مساوات شرط ہے۔ بنظر غائر دیکھا جائے تو یہاں مقیس علیہ اور مقیس میں نمایاں فرق معلوم ہوتا ہے۔ اس لئے کہ مقیس

علیہ میں آواز دینے والا یا لقمہ دینے والا ایک مکلّف خودمختار انسان ہے وہ داخل نماز ہونے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ اور امام کی اقتدا کرسکتا ہے۔ لیکن جماعت میں شریک ہوئے بغیر نماز کے باہر تکبیر پکار رہا ہے۔ اور مقیس میں آواز کو دور تک پہنچانے والا ایک بے جان بے حس اور بے شعور آلہ ہے۔ وہ داخل نماز ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتا ہے اور نہ ہی اس کا مکلّف ہے۔ مقیس علیہ اور مقیس کے درمیان اس فرق کا اثر مسئلہ پر اس طرح ظاہر ہوتا ہے کہ انسان جو خودمختار اور مکلّف ہے۔ اس کا فعل اسی کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ اس کے برخلاف ایک بے حس اور بے شعور آلہ کا فعل اس کی طرف منسوب نہیں ہوتا ہے بلکہ اس کے محرک کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ اگر تیر چلانے سے کوئی شخص ہلاک ہوجائے تو شرعاً اور عرفاً یہ تیر چلانے والے کا فعل اور اسی کا جرم سمجھا جاتا ہے۔ تیر کا فعل اور اس کا جرم نہیں سمجھا جاتا ہے۔ بلکہ کسی کا ذہن اس بات کی طرف نہیں جاتا ہے کہ ہلاک کرنا تیر کا فعل اور اس کا جرم ہے۔ فقہاء کرام کا یہ ضابطۂ مسلمہ ہے کہ جس کام میں کوئی فاعل مختار واسطہ بن کر مباشر عمل ہو تو یہ فعل اس واسطہ کی طرف منسوب ہوتا ہے اور جہاں واسطہ کوئی غیر ذی شعور اور غیر مختار چیز ہو تو فعل اصل محرک اور فاعل کی طرف منسوب ہوتا ہے۔ واسطہ کی طرف منسوب نہیں ہوتا ہے اس ضابطۂ کلیہ کی تائید میں بہت سے جزئیات فقہیہ موجود ہیں جس کا ذکر تطویل لاطائل ہوگا۔ اس ضابطہ کو مدنظر رکھتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ اگر مکلّف خود مختار خارج نماز انسان کی آواز کی اتباع کو فقہاء کرام نے مفسد نماز قرار دیا ہے تو اس سے یہ لازم نہیں آتا ہے کہ ایک بے حس بے شعور آلہ کی آواز کا بھی یہی حکم ہو کیونکہ یہ واسطہ محض ہے۔ اسے نئی آواز پیدا کرنے، اللہ اکبر بولنے اور قرآن کریم کی تلاوت کرنے میں کوئی دخل نہیں ہے فقہی قاعدہ کے اعتبار سے لاؤڈ اسپیکر کا اللہ اکبر کہنا یا قران کریم کی تلاوت کرنا امام ہی کا اللہ اکبر کہنا اور قرآن کریم کی تلاوت کرنا قرار دیا جائے گا ایسا نہیں ہے کہ امام کے ساتھ وہ بھی تکبیر کہنے والا اور قرآن کریم کی تلاوت کرنے والا بن جائے گا۔ جب فقہی قاعدہ کے اعتبار سے لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ سنی جانے والی امام کی آواز اسی کی آواز ہے

(اس لئے کہ اس آواز کا محرک امام ہی کی آواز ہے) تو اس آواز کو سن کر حرکات انتقالیہ کرنا کیونکر مفسد نماز ہوگا۔ البتہ (ماقبل کی تحقیق سے قطع نظر کر کے) یہاں کہا جاسکتا ہے کہ لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ سنی جانے والی آواز اگر چہ امام ہی کی آواز ہے لیکن اس کی اصلی آواز نہیں ہے پھر بھی تلقن من الخارج والے مسئلہ پر قیاس کر کے اس آواز کو سن کر حرکات انتقالیہ کرنے سے نماز کے فساد کا قول نہیں کیا جاسکتا ہے اس لئے کہ یہاں مقیس علیہ اور مقیس کے درمیان نمایاں فرق ہے۔ جو قیاس کے منافی ہے۔ اس کے علاوہ یہ کہ متکلم کی اصلی آواز کسی سامع کے کان تک پہنچنا ممکن نہیں ہے۔ لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ سنی جانے والی امام کی آواز پر حرکات انتقالیہ کرنے کے مسئلے کو نماز میں قرآن شریف دیکھ کر پڑھنے کی نظیر نہیں قرار دیا جاسکتا ہے۔ لہٰذا نماز میں قرآن کریم دیکھ کر پڑھنے سے نماز کے فاسد ہوجانے کے مسئلہ پر بھی قیاس کر کے لاؤڈ اسپیکر کے سنی جانے والی امام کی آواز پر حرکات انتقالیہ کرنے سے نماز فاسد ہونے کا قول نہیں کیا جاسکتا ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے کہ نماز میں قرآن مجید دیکھ کر پڑھنے سے نماز کے فاسد ہونے کے بارے میں فقہاء کرام کا اختلاف ہے اگر کسی نے نماز میں قرآن شریف دیکھ کر پڑھا تو امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کی نماز فاسد ہوجائے گی امام ابویوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک کراہت کے ساتھ ہوجائے گی۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بلا کراہت۔ ہوجائے گی بدائع الصنائع میں ہے لو قرأ المصلی من المصحف فصلوتہٗ فاسدة عند ابی حنیفة وعند ابی یوسف و محمد رحمهما الله علیه تامة ویکره

ترجمہ: اگر کسی نمازی نے صحیفہ کو دیکھ کر پڑھا تو امام اعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک اس کی نماز فاسد ہوگئی اور امام ابویوسف اور امام محمد رحمہما اللہ کے نزدیک کراہت کے ساتھ ہوگئی۔ امام اعظم ابی حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک صحیفہ کو دیکھ کر پڑھنا مطلقاً مفسد نماز نہیں ہے۔ بلکہ صحیفہ دیکھ کر پڑھنے سے عمل کثیر یا تعلم من الخارج کے پائے جانے کے وقت مفسد نماز ہے اگر کسی کے سامنے سورۂ فاتحہ کا ورق کھلا ہوا ہے اور اسے سورۂ فاتحہ اچھی

طرح یاد ہے وہ شخص بغیر ورق الٹائے (جس میں عمل کثیر پایا جاتا ہے) اسے دیکھ کر پڑھ رہا ہے تو امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک بھی اس شخص کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ سنی جانے والی امام کی آواز پر حرکات انتقالیہ کرنے میں ایسے عمل کثیر کا نہ پایا جانا تو ظاہر ہے جو نماز کے فساد کو مستلزم ہے۔ اب رہا تعلم من الخارج (خارج سے سیکھنا) تو (لاؤڈ اسپیکر سے سنی جانے والی آواز کو امام کی آواز کا غیر قرار دینے کی تقدیر پر) یہ بھی یہاں محقق نہیں ہے۔ بلکہ یہ تذکیر وہدایت ہے جو نماز کے فساد کو مستلزم نہیں ہے۔ لہٰذا نماز فاسد نہیں ہوگی۔ اس لئے کہ حرکات انتقالیہ میں امام کی اتباع کرنا مقتدی پر اقتدا کی نیت کر لینے سے پہلے ہی واجب ہو چکا ہے خارج نماز شخص کی ہدایت پر خارج نماز شخص کی اطاعت کی نیت کرنے کے بجائے حکم شرعی کی اتباع کی نیت سے حرکات انتقالیہ کرنا نماز کو فاسد نہیں کرتا ہے۔ اس کی نظیر کتب فقہیہ میں موجود ہے اور آثار صحابہ سے بھی یہی ثابت ہے کتب فقہیہ کی عبارت سے یہ بات واضح ہے کہ نمازی اپنی نماز کی اصلاح کے لئے دوسرے شخص سے ہدایت حاصل کر سکتا ہے۔ ردالمختار میں ہے۔

لو اقتدی اثنان معاً بامام قد صلی بعض صلوتة فلما قاماالی انقضاء مابقی نسی احد هما عدد ما سبق به فقضی ملا حظا للاخر بلا اقتداء به صح كذافی الخانية و الفتح **ترجمہ**: اگر دو شخصوں نے ایک ساتھ ایسے امام کی اقتداء کی جو ایک یا ایک سے زیادہ رکعتیں پڑھ چکا ہے اور امام کے ساتھ سلام پھیرنے کے بعد اپنی چھوٹی ہوئی رکعتوں کو پورا کرنے کے لئے اٹھا تو ان دونوں میں سے ایک شخص بھول گیا کہ کتنی رکعتیں رہ گئی تھی تو اس نے دوسرے کو دیکھتے ہوئے اس کی اقتدا کی نیت کئے بغیر اپنی نماز پوری کر لی تو اس کی نماز صحیح ہوگئی۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے **لو نسی احد المسبوقین المستاوین كمية فقضی ملاحظا للاخر بلا اقتداء به صح به هكذافی الخلاصة** **ترجمہ**: اگر ایسے دو مسبوق میں سے ایک شخص چھوٹی ہوئی رکعتوں کی تعداد بھول گیا جس کی چھوٹی ہوئی رکعتوں کی تعداد برابر ہے تو اس نے دوسرے

کو دیکھ کر اس کی اقتدا کئے بغیر نماز پوری کرلی تو اس کی نماز ہوگئی۔ ایسا ہی خلاصہ میں ہے حالانکہ ان ہی مذکورہ کتابوں میں صاف لکھا ہوا ہے کہ صرف چار مسائل میں منفرد نہیں ہوتا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے **انہ منفرد فیما یقضی الافی اربعة مسائل**۔ لہٰذا کوئی مسبوق کسی مسبوق کی اقتدا نہیں کرسکتا ہے۔ اپنی بچی ہوئی رکعتوں کو ادا کرنے میں ہر مسبوق حقیقتاً اور حکماً منفرد ہوتا ہے۔ کسی مسبوق کا کسی مسبوق کی اقتداء کرنا نماز کو فاسد کردیتا ہے۔ فتاویٰ عالمگیری میں **لو اقتدی مسبوق بمسبوق فسدت صلوة المقتدی قرء اولم یقرأ دون الامام کذافی البحر الرائق** **ترجمہ**: اگر کسی مسبوق نے کسی مسبوق کی اقتدا کی تو اقتدا کرنے والے کی نماز فاسد ہوگئی چاہے وہ قرأت کرے یا نہ کرے امام کی فاسد نہیں ہوئی ایسا ہی البحر الرائق میں ہے۔ ان عبارتوں سے یہ بات واضح ہوگئی کہ خارج نماز شخص سے ہدایت حاصل کرنا نماز کو فاسد نہیں کرتا ہے۔ اگر بالفرض لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ سنی جانے والی آواز کو امام کی آواز کا غیر تسلیم کرلیا جائے تو بھی حرکات انتقالیہ میں امام کی اتباع کرنے کے لئے اس آواز سے ہدایت حاصل کرنا نماز کو فاسد نہیں کرے گا بلکہ فقہی عبارتوں سے تو یہاں تک ثابت ہے کہ خارج نماز شخص کے حکم کو سن کر شارع کے حکم کی اتباع کی نیت سے حرکت کرنا نماز کو فاسد نہیں کرتا ہے مثلاً کسی خارج نماز شخص نے نماز پڑھنے والے سے کہا آگے بڑھ جاؤ (اس خارج نماز شخص کے اس قول کا مقصد یہ تھا کہ اسے آگے بڑھ کر امام بنائے اور خود اس کا مقتدی بن کر جماعت کرے) وہ اس کی آواز سن کر آگے بڑھ گیا اگر وہ نمازی خارج نماز شخص کی اتباع کی نیت سے آگے بڑھا تو اس کی نماز فاسد ہوگئی۔ اور اگر اس خارج نماز شخص کے قول کو سن کر حکم شرع کی نیت سے آگے بڑھا تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوئی۔ اسی طرح اگر کوئی شخص جماعت میں شریک ہونے کے لئے ایسے وقت میں پہنچا کہ اگلی صف بھر چکی ہے اور پچھلی صف میں یہ اکیلا ہے تو اس کے لئے جائز ہے کہ مسئلہ سے واقف کسی شخص کو اگلی صف سے کھینچ کر پیچھے لے آئے۔ اگر پیچھے آنے والا نمازی خارج نماز شخص کی اتباع کی نیت سے

پیچھے ہٹے گا تو اس کی نماز فاسد ہو جائے گی اور اگر شارع کے حکم کی اتباع کی نیت سے پیچھے ہٹے گا تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ اسی طرح اگر صف کے درمیان کچھ خلا تھا ایک شخص اس خلا کو پر کرنے کے لئے صف میں داخل ہو گیا اور اس صف کے نمازی نے دائیں اور بائیں ہٹ کر اس شخص کو جگہ دیدی تو دائیں اور بائیں ہٹنے والے نمازی نے شارع کے حکم کی اتباع کرتے ہوئے حرکت کی تو اس کی نماز فاسد نہیں ہوئی۔ اور اگر صف میں داخل ہونے والے شخص کی اتباع کی نیت سے حرکت کی تو اس کی نماز فاسد ہو گئی۔ في القضية قيل لمصلى منفرد تقدم فتقدم بامره فسدت و علله في شرح القدورى بانه امتثال لغير اللّٰه تعالىٰ و ذكر الشرنبلالى ان امتثاله انما هو لامر رسول اللّٰه صلى اللّٰه عليه وسلم فلا يضروفي الدرمختار لو امتثل امر غيره فقيل له تقدم فتقدم او دخل فرجة الصف فوسع له فسدت بل يمكث ساعة ثم يتقدم برائه عن الشر بنلالى في تيسير المقاصد فلا يضروعن الطحاوى لوقيل بالتفصيل بين كونه امتثل امر الشارع فلاتفسدوبين كونه امتثل امر الداخل مراعة لخاطره من غير نظر لامر الشارع فتفسد لكان حسنا۔ **ترجمہ**: قضیہ میں ہے کہ تنہا نماز پڑھنے والے سے کہا گیا کہ آگے بڑھ جاؤ تو وہ اس کے حکم کی وجہ سے آگے بڑھ گیا تو نماز فاسد ہو گئی اور انہوں نے قدوری کی شرح میں اس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ یہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے علاوہ کی فرمانبرداری کرنا ہے اور شرنبلالی نے ذکر کیا ہے کہ یہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی کی فرمانبرداری کرنا ہے لہٰذا کوئی ضرر نہیں دے گا اور درمختار میں ہے اگر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ کے حکم کی فرمانبرداری کیا کہ اس سے کہا گیا کہ آگے بڑھ جا تو وہ آگے بڑھ گیا یا صف کے خلا (کشادگی) میں کوئی داخل ہوا تو اس نے اس کے لئے جگہ کشادہ کر دیا تو اس کی نماز فاسد ہو گئی مگر تھوڑی دیر ٹھہرے گا (توقف کرے گا) پھر اپنی رائے سے آگے بڑھے گا تیسیر المقاصد میں شرنبلالی سے منقول ہے کہ یہ اس کو ضرر نہیں دے گا اور امام طحاوی سے

منقول ہے کہ اگر اس کو تفصیل سے بیان کیا جائے تو بہتر ہے کہ اگر شارع کے حکم کی فرمانبرداری کی نیت کیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی اور اگر صف میں داخل ہونے والے کی دلجوئی کے لئے شارع کے حکم سے قطع نظر کر کے اس کی (داخل ہونے والے کی) فرمانبرداری کی نیت کی تو نماز فاسد ہوگئی۔ جب یہ امر واضح ہوگیا تو اب مسئلہ متنازعہ کی طرف آیئے اگر بالفرض لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ سنی جانے والی آواز کو لاؤڈ اسپیکر ہی کی آواز تسلیم کر کے اسی کو تکبیر انتقالیہ کہنے والا قرار دیا جائے تو بھی اس آواز کو سن کر حرکات انتقالیہ کرنا نماز کو فاسد نہیں کرے گا اس لئے کہ لاؤڈ اسپیکر کی آواز سن کر حرکات انتقالیہ کرنے والوں کے ذہن میں لاؤڈ اسپیکر کی اتباع کا خیال بھی نہیں آتا ہے کہ خارج نماز شخص کی اتباع قرار دے کر نماز کے فاسد ہونے کا قول کیا جائے۔ لاؤڈ اسپیکر کی آواز کو سن کر حرکات انتقالیہ کرنے والے کی نیت امام ہی کی اتباع کی ہوتی ہے جو اقتدا کی نیت کرنے کے سبب شارع علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے امر اذا رکع الامام فارکعوا معہ الخ کی وجہ سے اس پر واجب ہوچکی ہے۔ حدیث شریف میں ہے عن ابی ھریرۃ قال قال النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم انما جعل الامام لیُؤتَم بہ فاذا کَبَّرَ فکبروا وان رکع فارکعوا واذا قال سمع اللّٰہ لمن حمدہٗ فقولوا ربنا لک الحمد واذا سجد فاسجدوا بخاری اول (ص ۱۰۱)

ان مسائل جزئیہ کی تائید میں احادیث بھی وارد ہیں صحیحین اور حدیث کی دیگر معتبر کتابوں میں ہے کہ صحابۂ کرام مسجد قبا میں جماعت کے ساتھ نماز ادا کر رہے تھے۔ نماز کے دوران انہیں ایک شخص نے باہر سے آکر خبر دی کہ کعبہ شریف قبلہ بن گیا ہے تو امام اور مقتدی سب کے سب اس خارج نماز شخص کی خبر پر عمل کرتے ہوئے اسی وقت نماز کی حالت میں کعبہ شریف کی طرف متوجہ ہوگئے اور باقی نماز پوری کی۔ عن البراء قال کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم صلیٰ نحو بیت المقدس ستۃ عشر شھرا او سبعۃ عشر شھرا وکان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم یحب ان

یوجه الی الکعبه فانزل اللّٰه عزوجل قَدْنَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِکَ فی السماء فتوجه نحو القبلة وقال السفهاء من الناس مَاوَلّٰهُمْ عَنْ قبلتهم التی کانوا علیها قل لِلّٰه المشرق والمغرب یهدی مَن یشاء الی صراط مستقیم فصلی مع النبی صلی اللّٰه علیه وسلم رجل ثم خرج بعد ماصلی فمر علی قوم من الانصار فی صلوة العصر یصلون نحوبیت المقدس فقال وهو یشهد انه صلی مع رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم وانه توجه نحو الکعبة فتحرف القوم حتی توجهوا نحو الکعبة (بخاری شریف ص ۵۷) ترجمہ: حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کہ اللہ کے رسول ﷺ نے بیت المقدس کی طرف سولہ یا سترہ مہینہ نماز پڑھی تھی اور رسول ﷺ کعبہ شریف کی طرف متوجہ ہونے کو پسند فرماتے تھے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے آیت کریمہ قَدْنَرٰی تَقَلُّبَ وَجْهِکَ فِی السَّمَاءِ نازل فرمائی تو قبلہ کیطرف متوجہ ہوگئے اور بے وقوف لوگوں نے کہا ان لوگوں کو ان کے اس قبلہ سے کس چیز نے پھیر دیا جس پر وہ لوگ تھے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا اے محبوب آپ فرمادیجئے اللہ تعالیٰ ہی کیلئے مشرق ومغرب ہے جسے چاہتا ہے سیدھے راستے کی ہدایت دیتا ہے پس نبی اکرم ﷺ کے ساتھ ایک شخص نے نماز پڑھی پھر نماز پڑھنے کے بعد نکلا تو انصار کے ایک قوم کے پاس سے عصر کی نماز کے وقت گذرا وہ لوگ بیت المقدس کیطرف متوجہ ہوکر نماز پڑھ رہے تھے اس نے گواہی دیکر کہا کہ اس نے رسول اکرم ﷺ کے ساتھ کعبہ شریف کیطرف متوجہ ہوکر نماز پڑھی ہے۔ تو قوم گھوم کر کعبہ شریف کیطرف متوجہ ہوگئی۔

عن عبداللّٰه بن عمر قال بین الناس بقباء فی صلوة الصبح اذجاء هم آتٍ فقال ان رسول صلی اللّٰه علیه وسلم قد انزل علیه اللیلةُ قرآن وقد امران یستقبل الکعبة فاستقبلوها وکانت وجوهم الی الشام فاستداروا الی الکعبة (بخاری شریف اول ص ۵۸) ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی

اللہ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا کے لوگ مسجد قبا میں صبح کی نماز کی حالت میں تھے کہ ایک آنیوالے شخص نے آکر کہا کہ آج رات رسول اکرم ﷺ پر قرآن نازل ہوا اور کعبہ شریف کیطرف متوجہ ہونے کا حکم دیا گیا تو کعبہ شریف کی طرف متوجہ ہو گئے اور ان کے چہرے شام کیطرف تھے (یہ سن کر) وہ لوگ کعبہ شریف کی طرف گھوم گئے۔

خارج نماز شخص کی ہدایت پر عمل کرنے کی وجہ سے نماز کے اعادہ کا حکم کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے بلکہ فقہاء کرام نے اس نماز کا نہ لوٹانا صراحۃً بیان کیا ہے۔ بدائع الصنائع جلد اول میں ہے **لم یامرھم رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم بالاعادۃ** **ترجمہ**: بدائع الصنائع میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوٹانے کا حکم نہیں دیا۔ ردالمختار میں ہے **واقرہ النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم** **ترجمہ**: اس کو نبی کریم ﷺ نے ثابت رکھا۔ ہدایہ میں ہے **واستحسنھا النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم** اور اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مستحسن سمجھا۔ اہل قبا کی طرح مسجد بنوسلمہ میں بھی نماز پڑھنے والے صحابہ کرام نے خارج نماز شخص کی خبر تحویل قبلہ (قبلہ کے بدل جانے کی خبر) پر عصر کی نماز میں کعبہ شریف کی طرف متوجہ ہو گئے۔ بخاری شریف جلد اول صفحہ ۱۱ میں ہے کہ **فخرج رجل ممن صلی معہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم فَمَرَّ علی اھل مسجدھم راکعون فقال اشھد باللّٰہ لقد صلیت مع رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قبل مکۃ فداروا کماھم قِبلَ البیت** **ترجمہ**: ان لوگوں میں سے ایک شخص نکلا جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تھی وہ ایک مسجد والوں کے پاس سے گزرا وہ لوگ رکوع کی حالت میں تھے تو اس شخص نے کہا کہ اللہ کو حاضر ناظر جان کر کہتا ہوں کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مکہ شریف کی جانب نماز پڑھی ہے تو وہ لوگ نماز ہی کی حالت میں بیت اللہ شریف کی طرف گھوم گئے۔ عینی میں ہے **وھو مسجد بنی سلمۃ ویعرف بمسجد القبلتین و مر علیہ المار فی صلوۃ العصر** **ترجمہ**: اور وہ بنوسلمہ کی مسجد ہے اور وہ دو قبلہ والی مسجد کے نام سے مشہور

ہے۔اس کے پاس سے مذکورہ گزرنے والا شخص عصر کی نماز کے وقت گذرا تھا۔

ان احادیث سے یہ بات واضح ہوگئی کہ نمازی کا اپنی نماز کی اصلاح کے لئے خارج نماز شخص سے ہدایت پا کر شارع کے حکم کی اتباع کرنا نماز کو فاسد نہیں کرتا ہے البتہ خارج نماز شخص سے لقمہ لینا (جس میں تعلم من الخارج پایا جاتا ہے) نماز کو فاسد کردے گا۔اس کی وجہ یہ ہے کہ خارج نماز شخص سے لقمہ لینے میں خارج نماز شخص کی اتباع پائی جاتی ہے جو نماز کے فساد کو مستلزم ہے۔یہاں یہ نہیں کہا جاسکتا ہے کہ خارج نماز شخص سے لقمہ لینے میں اپنی نماز کی اصلاح کے لئے خارج نماز شخص سے ہدایت پا کر شارع کے حکم کی اتباع کرنا پایا جاتا ہے۔اس لئے کہ شارع نے کسی بھی خارج نماز شخص سے لقمہ لینے کا حکم نہیں دیا ہے۔لہٰذا لقمہ لینے میں خارج نماز شخص کی اتباع پائی جائے گی اس کے برخلاف شارع نے امام کے ساتھ حرکات انتقالیہ کرنے کا حکم دیا ہے۔خارج نماز شخص کی ہدایت پر حرکات انتقالیہ کرنے میں شارع کی پیروی کرنا پایا جاتا ہے۔لہٰذا اس مسئلہ متنازعہ کا قیاس تلقن من الخارج (خارج سے سیکھنا) والے اس مسئلے پر کرنا قیاس مع الفارق ہے جو جائز نہیں ہے۔نیز اقتدا کے جواز کے لئے ہمارے ائمہ کرام نے یہ نہیں فرمایا ہے کہ براہ راست امام یا مکبر کی آواز سن کر حرکات انتقالیہ کرے تبھی نماز جائز ہے۔بلکہ یہ بیان کیا ہے کہ اقتدا کے جواز کے لئے انتقالات امام کا علم ہونا شرط ہے۔درمختار میں اقتداء کے جواز کے شرائط میں سے ایک شرط یہ بیان کیا ہے **علمه بانتقالاته** علامہ شامی نے اس کی توضیح میں لکھا ہے **ای بسماع او روية الامام اولبعض المقتدين** ترجمہ:اقتدا کے جواز کے لئے مقتدی کے لئے اپنے انتقالات کو امام کی آواز سن کر یا اس کو دیکھ کر جاننا شرط ہے۔اقتدا کے جواز کے لئے مقتدی کا اپنے امام کے انتقالات کو جاننا اس لئے شرط قرار دیا ہے کہ مقتدی پر حرکات انتقالیہ میں اپنے امام کی پیروی کرنا واجب ہے۔امام کے انتقالات کا علم نہ ہونے کے وقت امام کی پیروی کرنا ممکن نہیں ہے۔ردالمختار میں ہے۔**قال فی الخانية لان الاقتداء متابعة و مع الاشتباه لايمكنه المتابعة** ترجمہ:اسلئے کہ

اقتدا کرنا ہے اور امام کی حالت کے مشتبہ ہونے کیساتھ پیروی کرنا ممکن نہیں ہے جب لاوڈ اسپیکر کے ذریعہ مقتدی کو اپنے امام کی انتقالات کا صحیح اور یقینی علم حاصل ہوتا رہتا ہے تو لاوڈ اسپیکر کی آواز سن کر حرکات انتقالیہ کرنے میں امام کی پیروی کرنا کیونکر نا جائز ہوگا؟ اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ فقہاء کرام نے اقتدا کے جواز کے لئے امام یا مقتدی کی تکبیر سن کر یا امام یا مقتدی کو دیکھ کر حرکات انتقالیہ کرنا شرط قرار دیا ہے لاوڈ اسپیکر کی آواز سن کر حرکات انتقالیہ کرنے کی صورت میں امام یا مقتدی سے سن کر یا اس کو دیکھ کر حرکات انتقالیہ کرنا نہیں پایا جاتا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ فقہاء کرام کی اس عبارت میں سماع یا رویت کا تعلق علم سے ہے نہ کہ حرکات انتقالیہ سے۔ لہٰذا اقتدا کے جواز کے لئے امام کے انتقالات کو جاننا شرط ہوگا انتقالات امام کو دیکھنا یا سننا شرط نہیں قرار پائے گا اگر معترض کے اعتراض کو بالفرض تسلیم بھی کر لیا جائے تو بھی یہ اعتراض ہمارے مقصود کو ثابت کرنے میں خلل نہیں پیدا کرے گا کہ لاوڈ اسپیکر خود بخود نہیں بولتا ہے بلکہ امام کے بولنے سے بولتا ہے جب کوئی شخص لاوڈ اسپیکر کے ذریعہ امام کی آوز سنتا ہے تو یہ نہیں کہتا ہے کہ میں نے لاوڈ اسپیکر کو کہتے سنا۔ اگر کوئی محدث لاوڈ اسپیکر پر حدیث بیان کرے تو لاوڈ اسپیکر کے ذریعہ حدیث کو سننے والا یہ نہیں کہے گا سمعت من مکبر الصوت اور اس کے سلسلۂ اسناد میں لاوڈ اسپیکر نہیں آئے گا بلکہ وہ یہی کہے گا سمعت فلانا یحدث یعنی میں نے فلاں کو حدیث شریف بیان کرتے ہوئے سنا۔ لاوڈ اسپیکر کے ذریعہ امام کی تکبیرات انتقالیہ کو سننے والا امام ہی سے سننے والا ہے۔ لاوڈ اسپیکر کی آواز کو امام کی اصلی آواز نہ ماننے کی تقدیر پر صرف اتنا کہا جاسکتا ہے کہ اس نے امام کی تکبیرات انتقالیہ کو بالواسطہ سنا اور فقہاء کرام نے کہیں بھی یہ صراحۃً بیان نہیں کیا ہے کہ امام کی تکبیرات انتقالیہ کو بلا واسطہ سننا اقتدا کے جواز کے لئے شرط ہے۔ بلکہ کسی سے سننا عرف کے اعتبار سے بالواسطہ سننے اور بلاواسطہ سننے دونوں کو عام ہے جیسا کہ قرآن کریم کی آیت کریمہ ''ھو الذی خلقکم من تراب '' میں بالواسطہ مٹی سے پیدا کرنا اور بلاواسطہ مٹی سے پیدا کرنے کو مٹی سے پیدا کرنا

عام ہے۔اس آیت کریمہ میں تمام انسانوں کو بلاواسطہ مٹی سے پیدا کرنا مراد نہیں ہے۔

بعض لوگوں نے لاؤڈاسپیکر کے ذریعہ سنی جانے والی امام کی آواز پر حرکات انتقالیہ کرنے کو اس وجہ سے مفسد نماز قرار دیا ہے کہ لاؤڈاسپیکر قصد ذکر نہیں کرتا ہے اور نہ ہی نماز میں داخل ہوتا ہے لہٰذا لاؤڈاسپیکر کے ذریعہ سنی جانے والی آواز پر حرکات انتقالیہ کرنے میں ایسی چیز کی اقتدا پائی جاتی ہے جو نماز میں داخل نہیں ہے۔اور خارج نماز چیز کی اقتدا کرنا مفسد نماز ہے۔اس کا الزامی جواب یہ ہے کہ منکرین جواز کا یہ قول لازم کرتا ہے کہ امام کی بلاواسطہ سنی جانے والی آواز پر بھی حرکات انتقالیہ کرنا نماز کو فاسد کردے گا اس لئے کہ امام کی وہ آواز جو بلاواسطہ سنی جاتی ہے امام کا غیر ہی ہے جو داخل نماز ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتی ہے اور اس میں قصد ذکر کی اہلیت بھی نہیں ہے۔جب مقتدی امام کی آواز سن کر حرکات انتقالیہ کرے گا تو امام کی اس آواز کی اقتدا پائی جائے گی جو امام کا غیر ہے اس میں قصد ذکر کی اہلیت نہیں ہے اور نہ ہی وہ داخل نماز ہے لہٰذا امام کی بلاواسطہ سنی جانے والی تکبیرات انتقالیہ کی آواز پر حرکات انتقالیہ کرنے میں خارج نماز چیز کی اقتدا پائی جائے گی جو مفسد نماز ہے۔اس کا تحقیقی جواب یہ ہے کہ اقتدا کی نیت کے بغیر اقتدا نہیں پائی جاتی ہے۔اگر کوئی شخص بلاواسطہ امام کی تکبیر سن کر امام کے ساتھ حرکات انتقالیہ کرے اور امام کی اقتدا کی نیت نہ کرے تو وہ شخص امام کا مقتدی نہ ہوگا اور اس کی نماز درست نہیں ہوگی۔یہ بات آفتاب سے بھی زیادہ روشن ہے کہ کوئی شخص لاؤڈاسپیکر کے اقتدا کی نیت نہیں کرتا ہے اور نہ ہی امام کی آواز کی اقتدا کی نیت کرتا ہے امام کی آواز چاہے لاؤڈاسپیکر کے ذریعہ سنی جائے یا بغیر لاؤڈاسپیکر کے سنی جائے۔امام کے پیچھے نماز پڑھنے والا امام ہی کی اقتدا کی نیت کرتا ہے۔لہٰذا دونوں صورت میں خارج نماز چیز کی اقتدا نہیں پائی جاتی ہے کہ نماز فاسد ہو جائے۔

بعض لوگوں نے لاؤڈاسپیکر کے ذریعہ سنی جانے والی امام کی آواز پر حرکات انتقالیہ کرنے کو اس وجہ سے مفسد نماز قرار دیا ہے کہ لاؤڈاسپیکر مبلغ کے قائم مقام ہے اور جو

مبلغ نماز سے باہر ہو اس کی تکبیر انتقالیہ کو سن کر رکوع اور سجدہ کرنے والے کی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ لہٰذا لاؤڈ اسپیکر کی آواز پر بھی رکوع سجدہ کرنے سے نماز فاسد ہو جائے گی۔

اس کا جواب یہ ہے کہ لاؤڈ اسپیکر اور مبلغ دونوں کی حقیقت جداگانہ ہے۔ لہٰذا دونوں کا حکم بھی جداگانہ ہوگا۔ مبلغ کا حکم لاؤڈ اسپیکر کے لئے ثابت کرنا درست نہیں ہے دونوں کی حقیقت جداگانہ ہونے پر دلیل یہ ہے کہ لاؤڈ اسپیکر بذات خود آواز پیدا کرنے کی صلاحیت نہیں رکھتا ہے۔ اور نہ ہی تکبیرات انتقالیہ کہنا اس کے اختیار میں ہے۔ لاؤڈ اسپیکر امام کے بولنے سے بولتا ہے۔ امام کی تکبیر کہنے سے کہتا ہے۔ ایسا نہیں ہوتا ہے کہ لاؤڈ اسپیکر امام کے تکبیر کہنے سے پہلے تکبیر کہدے یا امام کے تکبیرات انتقالیہ کہنے کے وقت قرأت جاری رکھے، اس کے برخلاف تکبیر کہنے والا انسان بذات خود تکبیر کہنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ امام کے تکبیر کہنے سے پہلے تکبیر کہہ سکتا ہے۔ امام کے تکبیر کہنے کے کافی دیر بعد یا امام کے اس رکن کے مکمل کرنے کے بعد تکبیر کہہ سکتا جس کے ادا کرنے کے لئے امام نے تکبیر کہی تھی۔ جب لاؤڈ اسپیکر اور خود مختار مبلغ کے درمیان اتنا واضح فرق ہے تو دونوں کا حکم ایک کیونکر ہو سکتا ہے؟ بلکہ اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو خود مختار خارج نماز شخص کی تکبیر سن کر حرکات انتقالیہ کرنے کو مطلقاً مفسد نماز قرار دینا ہی درست نہیں ہے۔ اس لئے کہ خارج نماز شخص اگر فاسق ہے تو اس کی خبر غیر معتمد ہوگی اس کے تکبیر کہنے سے مقتدی کو امام کے انتقالات کا صحیح علم حاصل نہیں ہوگا وہ غلط وقت میں تکبیر کہہ کر لوگوں کی نماز خراب بھی کر سکتا ہے۔ اس کی تکبیر پر اعتماد کر کے حرکا انتقالیہ کرنا درست نہیں ہے اگر خارج نماز شخص عادل ہے تو اس کی خبر پر اعتماد کیا جا سکتا ہے اس کے تکبیر کہنے سے مقتدی کو امام کے انتقالات کا صحیح علم حاصل ہو جائے گا ضرورت کے وقت اس کی خبر پر اعتماد کرتے ہوئے حرکات انتقالیہ کرنا درست ہوگا۔

اس کی نظیر کتب فقہیہ میں موجود ہے اگر کسی مریض شخص کو یاد نہیں رہتا ہے کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھی ہے تو اپنی نماز کو صحیح طور پر ادا کرنے کے لئے کسی خارج نماز شخص کو

رکعت کی تعداد بتانے کے لئے متعین کرسکتا ہے۔اس کے بتانے کے مطابق حرکات انتقالیہ کرنا نماز کو فاسد نہیں کرے گا۔درمختار میں ہے لو اشتبہ علی مریض اعداد الرکعات و السجدات لنعاس یلحقه لایلزمه الاداء ولو اداها بتلقین غیرهٖ ینبغی ان یجزیه یعنی اگر کسی مریض پر نماز کی رکعتوں اور سجدوں کی تعداد ایسی اونگھی کی وجہ سے مشتبہ ہوجائے جو اسے مرض کی وجہ سے لاحق ہوئی ہے تو اس پر اس کا ادا کرنا لازم نہیں ہے۔اور اگر وہ اسے اپنے غیر کی تلقین کے سبب ادا کرے تو مناسب ہے کہ یہ اس کے لئے جائز ہو۔علامہ شامی نے درمختار کی اس عبارت کے تحت لکھا ہے کہ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ نماز فاسد ہوجائے گی۔اس لئے کہ یہ تعلم من الخارج ہے یہ ایسا ہی ہے کہ اس نے صحیفہ کو دیکھ کر پڑھایا اسے کسی انسان نے قرأت سکھادیا پھر علامہ شامی نے اس قول کو رد کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ تعلیم اور تعلم نہیں بلکہ رکعتوں اور سجدوں کو یاد دلانا اور اس سے آگاہ کرانا ہے یہ ایسا ہی ہے کہ مبلغ نے مقتدی کو امام کے انتقالات سے آگاہ کرایا۔ علامہ شامی کی عبارت یہ ہے۔قد یقال انه تعلیم و تعلم وهو مفسد کما اذا قرامن المصحف او علمه انسان القرأة وهو فی الصلوة قلت وقد یقال انه لیس بتعلیم و تعلم بل هو تذکیر او اعلام فهو کاعلام المبلغ بانتقالات الامام فتامل علامہ شامی کی اس عبارت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ تعلم من الخارج اور انتقالات امام سے آگاہ کرانے کے درمیان فرق ہے۔قرآن کریم دیکھ کر پڑھنے یا نماز میں لقمہ لینے کو تعلم من الخارج قرار دیا جائے گا خارج نماز شخص کی تکبیر کو سن کر انتقالات امام سے آگاہ ہونا تعلم من الخارج نہیں ہے۔ بلکہ یہ انتقالات امام کا جاننا ہے جو اقتدا کے جواز کی شرط ہے۔ چونکہ اقتداء کے جائز ہونے کے لئے انتقالات امام کا جاننا شرط ہے اور انتقالات امام کا علم جن چیزوں سے حاصل ہوتا ہے ان میں سے ایک لاؤڈ اسپیکر کی آواز بھی ہے جس طرح امام یا مکبر کی آواز سن کر یا امام اور مکبر کو دیکھ کر حرکات انتقالیہ کرنا جائز ہے اسی طرح لاؤڈ اسپیکر کی آواز سن کر بھی حرکات انتقالیہ کرنا جائز ہوگا۔

بعض لوگوں نے نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال اس لئے ناجائز قرار دیا ہے کہ امام کے انتقالات سے مقتدی کو آگاہ کرنے کے لئے مکبر کا تقرر سنت ہے اور لاؤڈ اسپیکر کے استعمال سے اس سنت مستمرہ کا ترک لازم آتا ہے۔اس لئے لاؤڈ اسپیکر کا استعمال رافع سنت، بدعت سئیہ اور مکروہ ہے۔اس کا جواب یہ ہے کہ کسی مستند کتاب سے ثابت نہیں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مکبر کا تقرر فرمایا ہے۔صرف دو مرتبہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کا خود سے مکبر بن جانا حدیث شریف سے ثابت ہے وہ بھی مرض کی حالت میں۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مکبر بنائے بغیر تکبیر کی آواز مقتدیوں تک پہنچایا تھا۔لہذا مکبر بنانا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت نہیں ہوئی۔رہا مکبر بننا تو وہ صرف دو با ثابت ہے اور کوئی فعل مواظبت کے بغیر سنت نہیں ہوتا ہے۔فتح القدیر میں ہے السنة ما واظب علیه صلی الله علیه وسلم یعنی سنت وہ ہے جس پر رسول اکرم ﷺ نے ہمیشگی کی ہے۔ردالمختار میں یہ بھی ہے والخلفاء الراشدون من بعدی۔جب مکبر قائم کرنا سنت ہی نہیں ہے تو اس کا ترک مکروہ اور بدعت سئیہ بتانا صحیح نہیں ہے۔کتب فقہیہ کی عبارت سے یہ بات ثابت ہے کہ ضرورت کے وقت مبلغ قائم کرنا مستحب ہے اما عند الاحتیاج بہ بان کانت الجماعة لا یصل الیهم صوت الامام لضعفه او لکثرتهم فمستحب ترجمہ: لیکن ضروت کے وقت کہ امام کی آواز اسکے کمزور ہونیکے سبب سے یا مقتدیوں کے زیادہ ہونے کے سبب سے تمام مقتدیوں تک نہیں پہونچ رہی ہے مکبر قائم کرنا مستحب ہے۔جب امام کی آواز لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ تمام مقتدی تک پہنچ رہی ہے تو مکبر کی ضرورت نہیں رہے گی۔لہذا اس صورت میں مکبر قائم کرنا مستحب بھی نہیں رہے گا بلکہ علامہ شامی کی عبارت سے یہ پتہ چلتا ہے کہ ضرورت کے بغیر مبلغ قائم کرنا مکروہ اور بدعت منکرہ ہے۔ ردالمختار میں ہے وفی حاشیة ابی السعود واعلم ان التبلیغ عند عدم الحاجة الیه بان بلغهم صوت الامام مکروه و فی السیرة الحلبیه اتفق الائمة الاربعة علی ان

التبلیغ حینئذٍ بدعة منکرة و مکروھة و اما عند الاحتیاج الیه فمستحب ۔

ترجمہ: حاشیہ ابوسعود میں ہے جان لو! امام کی آواز تمام مقتدیوں تک پہونچنے کی صورت میں امام کی تکبیر کی آواز پہونچانا مکروہ ہے اور السیرۃ الحلبیہ میں ہے ائمہ اربعہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اسوقت امام کی تکبیر کی آواز پہونچانا بدعت منکرہ اور مکروہ ہے لیکن ضرورت کیوقت مستحب ہے۔ بعض لوگوں نے نماز میں لاوڈ اسپیکر کے استعمال کے ناجائز ہونے پر یہ دلیل قائم کیا ہے کہ بسااوقات لاوڈ اسپیکر فیل ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے بہت سے مقتدیوں کی نماز برباد ہوجاتی ہے۔ لہٰذا لاوڈ اسپیکر کا استعمال نماز میں جائز نہیں ہوگا اس کا جواب یہ ہے کہ بسااوقات مبلغین کے قائم کرنے کی وجہ سے بہت سے مقتدیوں کی نماز برباد ہوجاتی ہے بلکہ ساتویں صدی ہجری سے پندرہویں صدی ہجری تک ایسے حرکات کا صادر کرنا مبلغین کا دستور بن گیا ہے۔ جس سے خود مبلغین کی اور اس کے ساتھ بہت سے مقتدیوں کی نماز برباد ہوجاتی ہے خصوصاً پندرہیں صدی ہجری میں بعض امام سے بھی ایسی حرکتیں صادر ہونے لگی ہیں جس کی وجہ سے امام اور سارے مقتدیوں کی نماز فاسد ہوجاتی ہے۔ محقق علی الاطلاق علامہ ابن ہمام فتح القدیر میں اپنے زمانے اور اپنے شہروں کے مبلغین کے متعلق لکھتے ہیں اما خصوص ھذالذی تعارفوہ فی ھذہ البلاد فلا یبعد انه مفسد فانه غالباً یشتمل علی مد ھمزة "اللّٰه اکبر" اوبائه و ذلک مفسد و ان لم یشتمل فانھم یبالغون فی الصیاح زیادة علی حاجة الابلاغ والاشتغال بتحریرات النغم اظھار اللصناعه النغمیة لااقامة للعبادة یعنی ان کا خصوصی انداز (تکبیر سناتے ہوئے آواز بلند کرنا) جس کا یہ لوگ دستور بنا چکے ہیں اس کا مفسد ہونا بعید نہیں ہے اس لئے کہ ان کی تکبیریں غالباً ہمزہ "اللہ" یا ہمزہ "اکبر" یا بائے "اکبر" کی مدوں پر مشتمل ہوجاتی ہیں اور یہ مفسد ہے اگر ان مدوں پر مشتمل نہ ہوں تو اس وجہ سے مفسد ہونا بعید نہیں ہے۔ وہ حاجت سے زیادہ چلانے میں مبالغہ کرتے ہیں اور راگ گانے کے صاف ادائیگی کے اشتغال میں مبالغہ کرتے ہیں عبادت کی اقامت کے

لئے نہیں بلکہ صناعات نغمیہ کے اظہار کے لئے محقق علی الا طلاق علامہ ابن ہمام کی اس عبارت سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مکبرین کے غلط انتخاب کیوجہ سے بہت سے لوگوں کی نماز برباد ہوجاتی ہے لہٰذا لوگوں کی نمازوں کو برباد ہونے سے بچانے کے لئے مکبرین کے انتخاب میں اس امر کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ وہ لوگوں کی نماز کے برباد ہونے کا سبب نہ بنیں جب لاؤڈاسپیکر کے انتخاب میں احتیاط برتا جائے گا تو اس کے خراب ہونے کا اندیشہ قوی نہ ہوگا۔ بلکہ نماز کے دوران اس کا خراب ہونا نادرالوقوع (بہت ہی کم) ہوگا۔ جس کا شرع میں اعتبار نہیں ہے۔ اس کی نظیر کتب فقہیہ میں موجود ہے۔ اگر امام سے ایسا سہو کثرت سے ہوتا ہے جس کے سبب لوگوں کی نماز فاسد ہوجاتی ہے تو اس شخص کو امام بنانا جائز نہیں ہے۔ اور اگر سہو کبھی کبھی واقع ہوتا ہے تو اس کو امام بنانا جائز ہے۔ اتفاقاً کبھی لاؤڈاسپیکر کا خراب ہوجانا نماز میں اس کے استعمال کے عدم جواز کو مستلزم نہیں ہے اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو یہ بات واضح ہوتی ہے کہ مقتدیوں کی نماز برباد ہونے میں لاؤڈاسپیکر کے فیل ہوجانے کا کوئی دخل نہیں ہے بلکہ امام اور مقتدی کی کوتاہی کے سبب نماز برباد ہوتی ہے اس لئے کہ اگر لاؤڈاسپیکر کے فیل ہوجانے کے سبب سے (جو مقتدی تک امام کی آواز نہ پہونچنے کا سبب بنتا ہے) مقتدیوں کی نماز برباد ہوتی تو فقہاء کرام کثیر جماعت والی نماز میں مکبر کے قائم کرنے کو واجب قرار دیتے۔ کثیر جماعت والی نماز میں ضرورت کے وقت مکبر کے تقرر کو مستحب قرار دینے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ امام کی آواز مقتدیوں تک نہ پہنچنے کی صورت میں ان پر لازم ہے کہ اگلی صف کی نقل وحرکت دیکھ کر حرکات انتقالیہ میں امام کی پیروی کرے امام کی آواز مقتدی تک نہ پہنچنے کی صورت میں اگر کوئی مقتدی اپنی نماز اپنی نادانی سے برباد کرلیتا ہے تو وہ خود ذمہ دار ہے۔ امام کی آواز نہ پہنچنے کو مقتدی کی نماز خراب ہونے کا سبب نہیں قرار دیا جائے گا اسی طرح اگر اتفاقاً نماز کے دوران لاؤڈاسپیکر خراب ہوجائے تو مقتدی پر واجب ہے کہ اگلی صف کی نقل وحرکت دیکھ کر یا نقل وحرکت سے پیدا ہونے والی آواز سن کر حرکات میں امام کی اتباع کرے نہ کہ اپنی نادانی کے سبب

اپنی نماز برباد کر لے۔اس کی نظیر کتب فقہیہ میں موجود ہے کہ اگر امام بلند آواز سے تکبیر کہنا بھول گیا تو بھی مقتدیوں پر لازم ہے کہ حرکات انتقالیہ میں امام کی اتباع کرے نہ کہ امام کی تکبیر نہ سننے کی وجہ سے اپنی نماز برباد کر لے خلاصہ یہ ہے کہ دوران نماز لاؤڈ اسپیکر کے فیل ہو جانے سے مقتدی کی نماز کا برباد ہونا لازم نہیں آتا ہے لہٰذا اس کے فیل ہو جانے کو نماز میں اس کے استعمال کے ناجائز ہونے کا سبب نہیں قرار دیا جائے گا۔

جواب کی پہلی شق پر کوئی سطحی نظر رکھنے والا یہ اعتراض کر سکتا ہے اگر چہ محقق علی الاطلاق علامہ ابن ہمام کے زمانہ میں ان کے شہروں کے مکبرین کے تکبیر کہنے کا انداز غلط تھا لیکن اس زمانے میں ماشاء اللہ یہ باتیں نہیں پائی جاتی ہیں لہٰذا اس دور میں مبلغین کے مقرر کرنے میں نماز کے فساد کا احتمال نہیں ہے اس کے برخلاف لاؤڈ اسپیکر کے استعمال سے کبھی بہت سے مقتدیوں کی نماز خراب ہو جاتی ہے۔اس کا جواب یہ ہے کہ اس دور میں بھی تکبیر انتقالی کو غلط طریقے پر ادا کرنے کا رواج ہے فتاویٰ رضویہ میں ہے کہ ''موذن نماز میں امام کی تکبیر پہنچانے کو جس وضع سے تکبیر کہتے ہیں اسے کون عالم جائز کہہ سکتا ہے مگر سلطنت کے وظیفہ داروں پر علماء کا کیا اختیار؟ علماء کرام نے تو اس پر یہ حکم فرمایا ہے کہ تکبیر تو درکنار اس طرح تو ان کی نمازوں کی بھی خیر نہیں خود مفتی مدینہ علامہ سید اسعد حسینی مدنی تلمیذ صاحب مجمع الانھر رحمہما اللہ نے تکبیر میں اپنے یہاں کے مکبروں کی سخت بے اعتدالیاں تحریر فرمائی ہے فتاویٰ اسعدیہ جلد ہشتم میں لکھتے ہیں ''اما حرکات المکبرین و وضعھم فانا ابرء الی اللہ تعالیٰ منہ'' یعنی ان مکبروں کی جو حرکتیں اور تکبیر کہنے کا انداز ہے میں ان سے اللہ تعالیٰ کی طرف برأت کرتا ہوں جب فاضل بریلوی کے دور میں علماء محتاطین کی موجودگی کے باوجود مکبرین اپنی غلط حرکتوں سے باز نہیں آتے تھے تو آج کے مطلق العنانی کے دور میں ان مکبرین کو شریعت کا لگام کون پہنا سکتا ہے۔جب دلیل قاہر سے لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ سنی جانے والی آواز کا بعینہ امام کی آواز ہونا ثابت ہو چکا ہے تو کثیر جماعت والی نماز میں مکبرین کو مقرر کرنے کے بجائے لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ہی

احتیاط کا تقاضا ہے۔

بعض لوگوں نے نماز میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کے ناجائز ہونے کی یہ وجہ بیان کی ہے کہ نماز میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال سے امام کی آواز ضرورت سے زیادہ بلند ہوتی ہے اور نماز میں امام کی آواز کا ضرورت سے زیادہ بلند ہونا قرآن کریم کی آیت کریمہ لَاتَجْهَرْ بِصَلَاتِکَ وَلَاتُخَافِتْ وَابْتَغِ بَیْنَ ذَالِکَ سَبِیْلًا کی خلاف ورزی ہے۔ اس کا الزامی جواب یہ ہے کہ منکرین جواز کے مذہب کے مطابق لاؤڈ اسپیکر سے نکلنے والی آواز امام کی آواز کا غیر ہے اور آیت کریمہ سے منکرین جواز کے قول کے مطابق امام کی آواز کا ضرورت سے زیادہ بلند ہونے کا ناجائز ہونا ثابت ہے۔ تو نماز میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال سے امام کی آواز کا ضرورت سے زیادہ بلند ہونا نہیں پایا جائے گا لہٰذا نماز میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال سے آیت کریمہ کی خلاف ورزی لازم نہیں آئے گی اس کا تحقیقی جواب یہ ہے کہ اس آیت کریمہ کی تفسیر میں مفسرین کے مختلف اقوال ہیں بعض مفسرین کے قول کے مطابق اس آیت کریمہ کا تعلق نماز جماعت کی قرأت سے نہیں ہے بلکہ دعا سے ہے۔ دو قول کے مطابق اس آیت کریمہ کا تعلق نماز جماعت کی قرأت سے ہے۔ لیکن جن دو قول کی بنا پر اس آیت کریمہ کا تعلق نماز جماعت کی قرأت سے ہے ان دونوں قول کی بنا پر اس آیت کریمہ کے حکم کا منسوخ ہونا بھی ثابت ہے اور منسوخ قابل استدلال نہیں ہوتا ہے۔ بخاری شریف جلد دوم صفحہ ۶۸۶ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا قول آیت کریمہ "لاتجھر بصلاتک ولاتخافت وابتغ بین ذالک سبیلا" کی شان نزول میں منقول ہے نزلت و رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم مختفی بمکۃ کان اذا صلی باصحابہ رفع صوتہ بالقران فاذا سمع المشرکون سبوا القران و من انزلہ ومن جاء بہ فقال اللّٰہ تعالیٰ لنبیہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتجھر بصلوتک ای بقراء تک فیسمع المشرکون فیسبوا القران ولا تخافت بھا عن اصحابک فلا تسمعھم وابتغ بین ذالک سبیلا یعنی یہ آیت کریمہ اس وقت اتری جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم مکہ مکرمہ میں مختفی (روپوش) تھے آپ جس وقت اپنے اصحاب کو نماز پڑھایا کرتے تھے تو اپنی آواز مبارک قرآن کریم پڑھنے میں بلند

فرمایا کرتے تھے۔ جب مشرکین سنتے تو قرآن کریم ،اس کے اتارنے والے اور اس کو لانے والے کی شان میں گستاخانہ کلمات بکتے تو اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا لاتجھر بصلوتک نماز میں قرأت کو اتنا بلند نہ کرو کہ مشرکین سنیں گے تو بےہودہ کلمات بکیں گے۔ ولاتخافت بھا یعنی اپنے اصحاب سے اتنا آہستہ نہ کرو کہ وہ سن نہ سکیں وابتغ بین ذالک سبیلا ان دونوں کے بیچ کا راستہ اختیار کرو۔ اس شان نزول سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اس آیت کریمہ میں صلوتک سے مراد پوری نماز نہیں ہے بلکہ قرأت نماز مراد ہے جو نماز کا جز ہے۔ اور ابتداء اسلام میں سب نمازوں میں قرآن کریم زیادہ بلند آواز سے پڑھا جاتا تھا اور باہر والے مشرکین سن کر شرارت کیا کرتے تھے اس فرمان عالیشان کے نازل ہونے کا مقصد یہ تھا کہ نماز میں قرأت اتنی آواز سے کی جائے کہ مشرکین نہ سن سکیں اور حاضرین نماز بھی سننے سے محروم نہ رہیں۔ بہت سے مفسرین نے اس صورت کا ذکر اسی شان نزول کے ساتھ کیا ہے اور نماز میں لاؤڈ اسپیکر کے عدم جواز کا قول کرنے والوں کا استدلال بھی اسی صورت پر مبنی ہے مگر ان لوگوں نے اس بات پر غور نہیں کیا کہ مفسرین کرام نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے ہی صراحۃً اس آیت کا منسوخ ہونا بھی نقل کیا ہے۔ اس آیت کریمہ کے حکم کا منسوخ ہونا طبری، الدرالمنثور اور ابن کثیر میں مذکور ہے طبری کے الفاظ یہ ہیں فلما ھاجر رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم الی المدینۃ سقط ھذا کلہ الان یفعل ای شاء ذالک یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مدینہ طیبہ کی ہجرت فرمائی تو جہر شدید کا منع منسوخ ہوگیا۔ اب جو چاہے (جہر شدید یا متوسط) کرے۔ الصاوی علی الجلالین جلد دوم صفحہ ۳۴۷ میں بھی اس آیت کریمہ کی مذکورہ شان نزول کے بعد اس آیت کریمہ کا منسوخ ہونا مذکور ہے۔ ان کے الفاظ یہ ہیں وھذا الامر قد زال من یوم اسلام عمرو الحمزۃ فھو منسوخ فللمصلی الجھر فی الصلوۃ الجھریۃ لویزید علی سماع المامومین یعنی یہ حکم حضرت عمر اور حضرت حمزہ کے اسلام لانے کے دن سے زائل ہوگیا پس یہ منسوخ ہے۔ پس نمازی کے لئے جہری نماز میں بلند آواز سے پڑھنا جائز ہے اگرچہ مقتدیوں کے سننے سے زیادہ ہو۔ بیہقی شریف جلد دوم میں اسی شان نزول کی مذکورہ روایت کے بعد مذکور ہے قال الشیخ رحمۃ اللّٰہ تعالیٰ علیہ لم یکن فی ذالک الوقت الذی جھر فیہ عمر ھذاالجھر

ماکان فی وقت نزول الایة من خوف المشرکین ان ینالو امنه یعنی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے اس جہر کے وقت مشرکین کی اس شرارت کا خطرہ نہیں تھا جو آیت کریمہ کے نزول کے وقت تھا۔ احادیث کے صریح الفاظ سے بھی جہری نمازوں میں اتنی بلند آواز سے پڑھنا ثابت ہے کہ قرأت کی آواز مسجد سے باہر بھی سنی جا سکے بخاری شریف جلد اول میں حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو مغرب کی نماز میں سورہ والطور پڑھتے سنا یہ اس وقت کا ذکر ہے جب حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ اسلام نہیں لائے تھے۔ لہٰذا ان کا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قرأت کو مسجد سے باہر سننا ظاہر ہے حتی کہ امام طبرانی کی روایت کردہ اسی حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں۔ قد خرج صوتہ من المسجد یعنی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز مسجد سے باہر نکلی ہوئی تھی۔ موطا امام محمد صفحہ ۱۰۴،۱۰۵ میں حضرت مالک بن ابو عامر سے روایت ہے ان عمر بن الخطاب کان یجھر بالقراء ۃ فی الصلوۃ وانہ کان یسمع قراءۃ عمر بن الخطاب عند دار ابی الجھم یعنی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نماز میں بلند آواز سے قرأت کیا کرتے تھے اور آپ کے قرأت کی آواز ابوجہم کے گھر کے پاس سنی جاتی تھی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا بلند آواز سے نماز میں قرأت کرنا اور ان کی قرأت کی آواز کا مسجد سے کافی دور تک سنائی دینا اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے اس فعل پر صحابہ کرام کا انکار نہ کرنا دلالت کر رہا ہے کہ جہری نماز میں زیادہ بلند آواز سے قرأت کرنا جائز ہے۔ شرح معانی الآثار جلد اول صفحہ ۸۸ میں حضرت عبدالرحمٰن بن ابو لیلی سے روایت ہے کہ صلی بنا عمر بن الخطاب بمکہ صلوۃ الفجر فقرا فی الرکعة الاولی یوسف حتی بلغ الی وابیضت عیناہ من الحزن فھو کظیم ثم رکع فقرء فی الرکعة الثانیہ بالنجم فسجد ثم قام فقرا اذا زلزلت الارض زلزالھا ورفع صوتہ بالقراء ۃ حتی لو کان فی الوادی احد لا سمعہ یعنی حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ہم لوگوں کو مکہ مکرمہ میں صبح کی نماز پڑھائی پہلی رکعت میں سورہ یوسف وابیضت عیناہ من الحزن فھو کظیم تک پڑھی پھر رکوع کیا دوسری رکعت میں سورہ والنجم پڑھی پھر سجدۂ تلاوت کیا پھر کھڑے ہوئے تو اذا زلزلت الارض زلزالھا پڑھی اور اپنی آواز قرأت میں اتنی بلند فرمائی کہ اگر اس وادی میں کوئی ہوتا تو ضرور سن لیتا ان احادیث سے یہ بات واضح ہوتی ہے

کہ امام کا ضرورت سے زیادہ بلند آواز سے قرأت کرنا جائز ہے اب رہا فقہاء کرام کا ضرورت سے زیادہ بلند آواز سے قرأت کا مکروہ قرار دینا تو یہ اس صورت پر محمول ہے کہ امام اتنی بلند آواز سے قرأت کرے کہ مقتدی کو ضرر لاحق ہو۔ لیکن اتنی بلند آواز سے قرأت کرنا کہ مقتدی کو ضرر لاحق نہ ہو اور نہ ہی امام مشقت میں پڑے تو یہ جائز ہے۔ ردالمختار میں ہے۔ وفی الزاھدی عن ابی جعفر لوزادعلی قدر الحاجة فھو افضل الااذا اجھد نفسه او أذی غیرهٗ یعنی زاہدی میں ابوجعفر سے منقول ہے کہ اگر امام ضرورت سے زیادہ بلند آواز سے قرأت کرے تو یہ افضل ہے مگر اس صورت میں کہ خود کو مشقت میں ڈالے یا اپنے غیر کو تکلیف پہنچائے فتاوی عالمگیری میں ہے۔ لایجھد الامام نفسه بالجھر **ترجمہ**: امام بلند آواز سے قرأت کر کے اپنے کو مشقت میں نہ ڈالے۔ موطا امام محمد میں ہے قال محمد الجھر بالقرأة فی الصلوة فیما یجھر فیه بالقراءة حسن مالم یجھد الرجل نفسه یعنی امام محمد رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جہری نمازوں میں قرأت کی آواز کو بلند کرنا اس حد تک بہتر ہے کہ مرد اپنے آپ کو مشقت میں نہ ڈالے ان عبارتوں سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ فقہاء کرام نے ضرورت سے زیادہ بلند آواز کی قرأت کرنے کو اسی صورت میں مکروہ قرار دیا ہے جس میں امام کو مشقت لاحق ہوتی ہے یا مقتدیوں کو تکلیف پہنچتی ہے نماز میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کرنے سے نہ تو امام کو مشقت لاحق ہوتی ہے اور نہ ہی سننے والے مقتدیوں کو تکلیف پہنچتی ہے اگر لاؤڈ اسپیکر کے استعمال سے بولنے والے کو مشقت لاحق ہوتی یا سننے والے کو تکلیف پہنچتی تو خطبہ و وعظ میں اس کا استعمال نہ ہوتا حالانکہ نماز میں اس کے استعمال کا ناجائز ہونے کا قول کرنے والے خطبہ اور وعظ میں اس کا استعمال ناجائز نہیں قرار دیتے ہیں۔ اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ جس طرح امام جماعت کی کثرت اور قلت کے مطابق اپنی آواز زیادہ بلند و پست کر سکتا ہے اسی طرح سے لاؤڈ اسپیکر کی آوز کو بھی جماعت کی تعداد کے اعتبار سے بلند اور پست کیا جا سکتا ہے لہٰذا منکرین جواز کا یہ قول ہی ساقط ہو جائے گا کہ اگر نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال ہوگا تو امام کی آواز ضرورت سے زیادہ بلند ہوگی۔ اگر منکرین جواز کی مراد یہ ہے کہ آواز ذرہ برابر بھی ضرورت سے زیادہ بلند نہ ہو تو بغیر لاؤڈ اسپیکر کے بھی کوئی نماز کراہت سے خالی نہیں ہوگی۔ اس لئے امام کے لئے بھی اس بات کو ملحوظ رکھنا ناممکن ہے کہ اس کی آواز ضرورت سے زیادہ ذرہ برابر بھی

بلند نہ ہو۔

بعض لوگوں نے نماز میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کو اس وجہ سے ناجائز بتایا ہے کہ اسلامی عبادات میں اس طرح کے مساوات کو ملحوظ رکھا گیا ہے کہ امیر غریب یکسانیت کے ساتھ ادا کر سکیں خصوصاً نماز ادا کرنے میں مساوات کا اتنا لحاظ رکھا گیا ہے کہ شاہ و گدا ایک ہی صف میں کھڑے ہوتے ہیں۔ اگر نماز میں لاوڈ اسپیکر کا استعمال رائج ہو جائے تو غریب نماز ادا کرنے میں امیر سے پیچھے رہ جائیں گے۔ نیز نماز میں لاوڈ اسپیکر کے استعمال کے سبب امیر و غریب میں تفریق نظر آنے لگے گی کہ کوئی مسجد امیر کی کہلائیگی تو کوئی غریب کی اس کا جواب یہ ہے کہ عبادت کے ادا کرنے میں ہر طرح کے مساوات کے ملحوظ ہونے کا قول کرنا لایعنی اور سطحی ہے اگر عبادت کے ادا کرنے میں تمام مکلفین پر ہر طرح کے مساوات کو لازم قرار دے دیا جائے تو لازم آئے گا کہ ہر شخص ایک ہی قیمت والے کپڑے کو پہن کر نماز ادا کرے ورنہ جماعت میں امیر و غریب کا امتیاز نظر آئے گا۔ حالانکہ شریعت مطہرہ نے نماز ادا کرنے کے لئے استطاعت کے مطابق عمدہ کپڑا پہننے کو مستحب قرار دیا ہے۔ قرآن کریم میں ہے خذو ازینتکم عند کل مسجد فقہاء کرام نے توحج ادا کرنے کے لئے استطاعت کے مطابق عمدہ سواری کے استعمال کو جائز قرار دیا ہے اور اس امر کو مکلف پر لازم نہیں قرار دیا ہے کہ ایک ہی ناپ کی ایک ہی قیمت والی چادر استعمال کرے اگر عبادت کے ادا کرنے میں ہر طرح کے مساوات کا لحاظ رکھنا ضروری ہوتا تو ہر حاجی کے لئے حج ادا کرنے کے لئے ایک طرح کی سواری اور ایک ہی ناپ اور ایک ہی قیمت والی چادر کا استعمال کرنا ضروری ہوتا تا کہ حج ادا کرنے میں امیر و غریب کے درمیان امتیاز نہ نظر آئے۔ نیز ہر طرح کے مساوات کو لازم قرار دینے سے کسی بھی مسجد کو عمدہ نقش و نگار والی بنانا اس میں برقی روشنی اور بجلی کا پنکھا لگانا اور عمدہ فرش بچھانا جائز نہیں ہوگا۔ اس لئے ہر محلہ والوں کو یہ تمام چیزیں میسر نہیں ہوتی ہیں نیز نماز میں لاوڈ اسپیکر کے استعمال کے ناجائز ہونے کا قول کرنے والے اذان، خطبہ اور وعظ میں اس کا استعمال جائز قرار دیتے ہیں حالانکہ اذان اور خطبہ میں لاوڈ اسپیکر کے استعمال کرنے کے سبب مسجدوں میں تفریق نظر آتی ہے منکرین جواز کے ذہن میں ان اوہام فاسدہ کے پیدا ہونے کا سبب امور شرعیہ کی حکمتوں سے عدم واقفیت ہے خدائے تعالیٰ نے اپنے تمام بندوں کے رزق کو اپنے ذمۂ کرم میں لے لیا ہے پھر بھی بندوں کی کسی مصلحت کی وجہ سے رزق دینے میں برابری ملحوظ نہیں رکھا۔

بعض لوگوں نے نماز میں لاؤڈاسپیکر کے استعمال کے ناجائز ہونے کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ نماز میں اس کا استعمال خشوع کے منافی ہے اور خشوع نماز کی روح ہے حتی کہ خواجہ حسن بصری رضی اللہ عنہ نے اسے نماز کا رکن قرار دیا ہے۔ لاؤڈاسپیکر کے استعمال کے سبب نماز میں خشوع اس لئے نہیں پایا جائے گا کہ اس کے استعمال کے سبب امام کا ذہن بار بار اس بات کی طرف جائے گا کہ میری آواز مائیکروفون میں پہنچ رہی ہے یا نہیں اس کا جواب یہ ہے کہ امام کا اپنی آواز کو مقتدی تک پہنچانے میں مقتدی کا خیال رکھنا خشوع کے منافی نہیں ہے۔ نماز کی ادائیگی میں مقتدی کی سہولت کا خیال رکھنا رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ جب اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے دوران بچوں کے رونے کی آواز سنتے تھے تو نماز میں تخفیف فرما دیتے تھے تا کہ ان بچوں کی مائیں فتنہ میں نہ پڑ جائیں۔ اگر نماز کے دوران مقتدی کا خیال رکھنا خشوع کے منافی ہوتا تو امام المتقین رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ صادر نہیں ہوتا نیز بلند آواز سے قرأت کرنے اور تکبیر کہنے کا مقصد ہی اپنی آواز کو مقتدی تک پہنچانا ہوتا ہے۔

بعض لوگوں نے نماز میں لاؤڈاسپیکر کے استعمال کے عدم جواز کہ وجہ یہ بیان کی ہے کہ لاؤڈاسپیکر ایک نو پید چیز ہے اس کا وجود رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہیں تھا۔ نہ ہی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا استعمال کیا ہے لہٰذا نماز میں اس کا استعمال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے موافق نہیں ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ لاؤڈاسپیکر کا استعمال خطبہ واذان اور وعظ، تلاوت قرآن میں بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں نہیں تھا۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں کبھی لاؤڈاسپیکر کا استعمال نہیں کیا۔ اور نہ ہی کبھی لاؤڈاسپیکر کے ذریعہ اذان دلوائی۔ تو منکرین جواز کی اس دلیل سے خطبہ اور آذان میں بھی اس کا استعمال ناجائز ہو جائے گا حالانکہ وہ لوگ ان چیزوں میں اس کے استعمال کے جواز کا قول کرتے ہیں۔

بعض لوگوں نے نماز میں لاؤڈاسپیکر کے استعمال سے اس لئے منع کیا ہے کہ اس میں علماء کرام کا اختلاف ہے اور جس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے اس میں احتیاط لازم ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ احتیاط مجتہدین کے ان مختلف فیہ مسائل میں لازم ہے جہاں دلائل متعارض ہیں اور کسی بھی مجتہد کی دلیل کو قوت وضعف کے اعتبار سے ترجیح دینا ممکن نہیں ہے۔ اور مجتہدین کے وہ مسائل مختلف فیہ جہاں دلیل تو متعارض معلوم ہوتی ہیں لیکن قوت وضعف کے اعتبار سے بعض

کی دلیلیں بعض سے راجح ہے تو وہاں راجح قول پر عمل کرنا جائز ہے اور احتیاط مستحب ہے اور اس استحباب کے مراتب بھی دلیل کی قوت وضعف کے اعتبار سے مختلف ہوتے ہیں ردالمحتار میں ہے لکن یندب للخروج من الخلاف قال فی النهر الا ان مراتب الندب یختلف بحسب قوة دلیل المخالف و ضعفه۔ رہا مقلدین کا اختلاف اگر اس کی بنیاد معتبر دلیل پر ہے تو یہاں بھی احتیاط کو مستحب قرار دیا جاسکتا ہے اور اگر قوی دلیل رکھنے والوں کے خلاف قول کرنے والوں کے پاس کوئی معتبر دلیل نہیں ہے یا انکی دلیل کا بطلان ظاہر ہے تو یہاں احتیاط مستحب بھی نہیں ہوگا۔ بلکہ احتیاط مباح قرار دینے میں ہوگا۔ لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ سنی جانے والی امام کی آواز پر حرکات انتقالیہ کرنے کا جواز قوی دلیل سے ثابت ہو چکا ہے اور منکرین جواز کے قول کا بطلان واضح ہو گیا ہے۔ لہٰذا یہاں احتیاط اباحت کا قول کرنے میں ہے کہ وہی اصل ہے فتاویٰ رضویہ جلد دوم صفحہ ۷۵، ۷۶ میں ہے احتیاط اس میں نہیں ہے کہ بے تحقیق بالغ اور ثبوت کامل کے کسی چیز کو حرام یا مکروہ کہہ کر شریعت مطہرہ پر افترا کیجئے بلکہ احتیاط اباحت ماننے میں ہے کہ وہی اصل متیقن اور بے حاجت مُبیّن خود مُبیَّن ہے سیدی عبدالغنی ابن سیدی اسماعیل قدس سرہما فرماتے ہیں۔ لیس الاحتیاط فی الافتراء علی اللّٰه تعالیٰ باثبات الحرمة او الکراهة الذین لابدلهما من دلیل بل الاحتیاط فی القول بالاباحة التی هی الاصل و قد توقف النبی صلی اللّٰه علیه وسلم مع انه هو المشرع فی تحریم الخمر ام الخبائث حتی نزل النص القطعی اثره ابن عابدین فی الاشربة مقررا ۔ یعنی احتیاط یہ نہیں ہے کہ کسی چیز کو حرام یا مکروہ کہہ کر خدائے تعالیٰ پر افتراء کرو کہ حرمت اور کراہت کے لئے دلیل کی ضرورت ہے بلکہ احتیاط اس میں ہے کہ اباحت مانی جائے کہ اصل وہی ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مشرِّع (شریعت بنانے والے) ہونے کے باوجود شراب جو ام الخبائث ہے اس کو حرام فرمانے میں توقف کیا یہاں تک کہ اس پر نص قطعی نازل ہوئی۔ علامہ ابن عابد شامی نے شیخ عبدالغنی نابلسی کے اس قول کو کتاب الاشربہ میں ثابت رکھ کر ترجیح دیا ہے۔ ملا علی قاری نے اپنے رسالہ میں لکھا ہے کہ ”من المعلوم ان الاصل فی کل مسئلة هو الصحة اما القول بالفساد فیحتاج الی حجة من الکتاب او السنة او اجماع الامة“ یعنی یہ متعین ہے کہ اصل ہر مسئلہ میں صحت ہے رہا کراہت یا فساد کا قول کرنا

تو یہ کتاب اللہ یا سنت رسول یا اجماع امت سے دلیل قائم کئے جانے کا محتاج ہے۔
مذکورہ بالا تحریر سے یہ بات واضح ہوگئی کہ نماز میں لاؤڈ اسپیکر کا استعمال حرام یا مکروہ نہیں ہے۔ بلکہ مباح ہے نیت صالحہ کے بنا پر مستحب بھی ہو جاتا ہے اور قباحت کے عارض ہونے کے وقت مکروہ بھی لہٰذا اس کا استعمال چند شرطوں کے ساتھ جائز ہے (۱) جماعت اتنی کثیر ہو کہ امام کی آواز تمام مقتدی تک نہیں پہنچ سکے۔ اس کا استعمال بلا ضرورت مناسب نہیں ہے۔ (۲) لاؤڈ اسپیکر کی آواز اتنی بلند نہ ہو کہ قریب والی مسجد کے نمازیوں کے لئے نماز ادا کرنا دشوار ہو جائے۔ (۳) لاؤڈ اسپیکر کے آلات کے درست ہونے پر اعتماد کلی ہو۔ (۴) لاؤڈ اسپیکر کے ذریعہ امام کی آواز تمام مقتدیوں تک پہنچنے کی صورت میں کسی مقتدی کو مکبر نہ بنایا جائے کہ بلا ضرورت مکبر قائم کرنا مکروہ ہے۔ (۵) اگر ساؤنڈ باکس اندر ہے تو لاؤڈ اسپیکر کی آواز اتنی تیز نہ ہو کہ مقتدی کے کانوں پر ضرب کا احساس ہو یعنی مقتدی کو تکلیف پہنچے۔ (۶) اتصال صفوف کا لحاظ رکھا جائے ایسا نہ ہو کہ آواز بلند ہونے کے سبب جو جہاں چاہے صف قائم کرے۔

والله تعالیٰ اعلم بالصواب وعلمه اتم واحکم

کتبہٗ

محمد شہاب الدین اشرفی

خادم الافتاء والتدریس جامع اشرف

درگاہ کچھوچھہ شریف امبیڈکر نگر

۱۱ ر رجب المرجب ۱۴۲۴ھ

۹ ر ستمبر ۲۰۰۳ء

+91 7317380929
+91 8574533094
+91 7282896933
aalerasoolahmad@gmail.com

AALE RASOOL AHMAD
Office Incharge, Lucknow

All India Ulama & Mashaikh Board
آل انڈیا علماء و مشائخ بورڈ
AN APPEX BODY OF SUNNI MUSLIMS

aalerasoolahmad @aaleashrafi aalerasoolahmad.blogspot.in

Head Office : 20-Johri Fam, Jamia Nagar, Okhla, New Delhi-110 025
Contact : 09212357769 | **Email :** aiumbdel@gmail.com | **Website :** www.aiumb.com
U.P. State Office: 106/73, Nazar Bagh, Cantt. Road, Lucknow-226 001

AIUMB
•AN APEX BODY OF SUNNI MUSLIMS•

آل انڈیا علماء و مشائخ بورڈ

ALL INDIA ULAMA & MASHAIKH BOARD

106/73, Nazar Bagh, Cantt. Road, Lucknow-226001
Mobile : 7317380929, 9936459242, Email: aiumblko@gmail.com, Website : www.aiumb.org

غوث العالم میموریل اجوکیشنل سوسائٹی

〈رجسٹرڈ〉

بانی وچیرمین:اشرف ملت حضرت علامہ سید محمد اشرف اشرفی جیلانی

اغراض ومقاصد

(1) جدید دور کے تقاضے کے مطابق جدید انداز میں اسلامیات پر تحقیق وریسرچ (2) سائنسی علوم اور جدید ٹکنالوجی کی جانب مسلمانوں کو راغب کرنا اور اسلامی علوم کے تناظر میں اس کو سمجھنے اور سمجھانے اور برتنے کی تحریک پیدا کرنا (3) صوفیائے کرام کے نظام ہدایت کو عام کرنا اور اصلاح امت کیلئے اس کو بروئے کار لانا (4) مسلمانوں کو بالخصوص نوجوانوں کو دینی تعلیم سے ہم آہنگ کرنا ان میں عمل کا جوش وولولہ پیدا کرنا اور ان کے ذریعہ معاشرہ کی اصلاح کرنا (5) مسلمانوں کے دینی، روحانی، علمی، اخلاقی اور سماجی وسیاسی اقدار کا تحفظ (6) بحیثیت داعی بلاتفریق ہر مکتبہ فکر کو حق کی آواز پہونچانا۔

ان اغراض ومقاصد کے تکمیل کیلئے آیئے غوث العام میموریل ایجوکیشنل سوسائٹی کے قدم سے قدم ملا کر چلیں۔

☆☆☆

رابطہ کا پتہ

(ا) ہیڈ آفس غوث العام میموریل ایجوکیشنل سوسائٹی 106/73 نظر باغ کینٹ روڈ لکھنؤ (یوپی)

(۲) آفس غوث العام میموریل ایجوکیشنل سوسائٹی خانقاہ اشرفیہ حسنیہ سرکار کلاں کچھوچھہ شریف ضلع فیض آباد یوپی

☆☆☆

کچھ کتاب کے بارے میں

نماز میں لاؤڈ اسپیکر کے استعمال کا مسئلہ ان جدید مسائل میں سے ایک ہے جسکا اسلامی فقہ کے ابتدائی دور میں کوئی وجود نہیں تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ماضی قریب کے علماء کے آراء اس کے جواز اور عدم جواز کے بارے میں مختلف ہیں۔ دور حاضر میں بہت سے محققین نے نماز میں اسکا استعمال جائز قرار دیا ہے

فاضل مصنف نے بھی لاؤڈ اسپیکر اور اس کی آواز کی حقیقت کو واضح کر کے نماز میں اس کے استعمال کے جائز ہونے کو مضبوط دلائل سے بیان کیا ہے۔ اور عدم جواز کا قول کرنے والے کے تمام اعتراضات کا شافی جواب دیا ہے۔

لہذا اپنے موضوع پر یہ ایک منفرد اور اچھوتی کتاب ہے

ناشر

غوث العالم میموریل اجوکیشنل سوسائٹی

درگاہ کچھوچھہ مقدسہ

Printed, Published & Owned by Syed Md. Ashraf At : SIMNA PRESS 106/73, Nazar Bagh, Cantt. Road Lucknow. U.P. (INDIA)